بریلوی مسلک کے عقائد

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

ادارہ دعوۃ الاسلام مئوناتھ بھنجن (یوپی)

Www.IslamicBooks.Website

بریلوی مسلک کے عقائد

تالیف

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

ترجمہ

عطاء اللہ ثاقب

ادارہ دعوۃ الاسلام متوناتھ بھنجن (یوپی)

Www.IslamicBooks.Website

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : بریلوی مسلک کے عقائد

تالیف : علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید

ترجمہ : عطاء اللہ ثاقب

طابع وناشر : ادارہ دعوۃ الاسلام مئوناتھ بھنجن (یوپی)

سال اشاعت : جنوری ۲۰۱۳ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار ایک سو

صفحات : 112

ڈسٹری بیوٹر

فہیم بکڈپو

FAHEEM BOOK DEPOT

Raihan Market, 1st Floor, Dhobia Imli Road

Sadar Chowk, Maunath Bhanjan - (U.P.) 275101

Ph.: (O) 0547-2222013, Mob. 9236761926, 9889123129, 9336010224

Email :faheembooks@gmail.com

WWW.faheembooks.com

Www.IslamicBooks.Website

بریلوی عقائد

بریلوی حضرات کے چند امتیازی عقائد ہیں جو انہیں برصغیر میں موجود حنفی فرقوں سے بالخصوص اور دوسرے مسلمان فرقوں سے بالعموم جدا کرتے ہیں۔ ان کے اکثر عقائد شیعہ حضرات سے مشابہت رکھتے ہیں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ بریلویت تسنن سے زیادہ تشیع کے قریب ہے۔ البتہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کون کس سے متاثر ہے، ان کے عقائد کو بیان کرنے سے قبل ہم قارئین کے لئے دو باتوں کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔

(۱) وہ مخصوص عقائد جو بریلوی حضرات اختیار کئے ہوئے ہیں اور جن کا برصغیر میں پرچار کر رہے ہیں وہ بعینہٖ ان خرافات وتقالید اور توہمات وافسانوی عقائد پر مشتمل ہیں جو مختلف اوقات میں مختلف زمانوں کے صوفیاء، ضعیف الاعتقاد اور توہم پرست لوگوں میں منتشر اور رائج تھے، جن کا شریعت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ وہ یہود ونصاریٰ اور کفار مشرکین کے ذریعے مسلمانوں میں منتقل ہو گئے تھے۔

ائمہ ومجتہدین اسلام ہر دور میں ان باطل عقائد کے خلاف صف آراء اور نبرد آزما رہے ہیں۔ اس طرح ان میں بعض عقائد قبل از اسلام دور جاہلیت سے وابستہ ہیں جن کی تردید قرآن مجید کی آیات اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Www.IslamicBooks.Website

کے ارشادات میں موجود ہے۔

انتہائی افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگوں نے ان غیر اسلامی اور دور جاہلیت کے عقائد کو اسلام کے لوازمات اور بنیادی عقائد سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو باطل قرار دے چکے ہیں، مثلاً غیر اللہ سے استغاثہ واستعانت، انبیاء ورسل کی بشریت سے انکار، عقیدہ علم غیب اور خدائی اختیارات میں انبیاء واولیاء کو شریک کرنا اور دوسرے عقائد جن کا ہم آگے چل کر ذکر کریں گے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ان خرافات وشطحات اور الف لیلوی افسانوں کو انہوں نے عقائد کا نام دے دیا ہے۔ اگر چہ خرافات و بدعات، مشرکانہ رسوم وتقالید اور جاہلانہ افکار وعقائد جناب احمد رضا خاں بریلوی سے اور ان کے معاونین سے قبل بھی موجود تھے، مگر انہوں نے ان ساری باتوں کو مذہبی شکل دی اور قرآن وحدیث کی معنوی تحریف اور ضعیف وموضوع روایات کی مدد سے انہیں مدلل کرنے کی کوشش کی۔

دوسری بات: جس کی ہم یہاں وضاحت کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس جگہ میں ہم بریلویت کے انہیں عقائد کا ذکر کریں گے جنہیں خود جناب احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے مساعدین اور یا پھر اس گروہ کی معتمد شخصیات نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے، جہاں تک ان حضرات کا تعلق ہے جو ان میں معتبر اور ثقہ نہیں سمجھے جاتے یا ان کی شخصیت متنازع فیہ ہے تو باوجود ان کی کثرت

Www.IslamicBooks.Website

تصانیف کے ہم ان سے کوئی چیز نقل نہیں کریں گے تا کہ ہمارے موقف میں کسی قسم کا ضعف واقع نہ ہو۔

غیر اللہ سے فریاد رسی

بریلوی حضرات ایسی بات کہتے ہیں کہ جن کی اسلام نے تردید کی ہے۔

ان کا عقیدہ ہے :

''اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لئے خاص فرمایا ہے کہ لوگ گھبرائے ہوئے ان کے پاس اپنی حاجتیں لاتے ہیں۔'' [1]

اور احمد رضا صاحب لکھتے ہیں: ''اولیاء سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا اور ان کے ساتھ توسل کرنا امر مشروع وشئ مرغوب ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا دشمن انصاف'' [2]

مدد مانگنے کے لئے ضروری نہیں کہ صرف زندہ اولیاء کو ہی پکارا جائے بلکہ ان حضرات کے نزدیک اس مسئلہ میں کوئی تمیز نہیں کہ نبی ورسول، ولی وصالح، خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ اسے مدد کے لئے پکارا جا سکتا ہے، کیونکہ وہی تمام اختیار کے مالک، نظام کائنات کی تدبیر کرنے والے اور مشکلات ومصائب سے نجات

---

(۱) ''الامن والعلی'' از احمد رضا بریلوی ص ۲۹ دار التبیاخ لاہور۔

(۲) '' رسالہ حیاۃ الموات '' از احمد رضا بریلوی درج در فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۰۰ ط پاکستان

Www.IslamicBooks.Website

دینے والے ہیں۔
چنانچہ جناب بریلوی کہتے ہیں :
"انبیاء ومرسلین اولیاء وعلماء صالحین سے ان کے وصال شریعت کے بعد بھی استعانت واستمداد جائز ہے، اولیاء بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں" [1]
دوسری جگہ لکھتے ہیں:
"حضور ہی ہر مصیبت میں کام آتے ہیں، حضور علیہ السلام ہی بہتر عطا کرنے والے ہیں، عاجزی وتذلل کے ساتھ حضور کو ندا کرے، حضور ہی ہر بلا سے پناہ ہیں" [2]
مزید لکھتے ہیں:
"جبریل علیہ السلام حاجت روا ہیں، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء ماننے میں کس کو تأمل ہوسکتا ہے وہ تو جبریل علیہ السلام کے بھی حاجت روا ہیں"۔ [3]
صرف حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان خدائی صفات کے حامل ہیں، جناب بریلوی عربی اشعار سے استدلال

---

(۱) "رسالہ حیاۃ الموات" از احمد رضا بریلوی درج در فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۳۰۰ ط پاکستان

(۲) "الامن والعلی" از بریلوی ص۱۰۔

(۳) ملفوظات ص۹۹ ط لاہور

Www.IslamicBooks.Website

کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نادعلیا مظہر العجائب　　تجدہ عوناً لک فی النوائب

کل ھم وغم سینجلی !　　بولایتک یاعلی یا علی!

ترجمہ: پکار علی مرتضیٰ کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انہیں مددگار پائے گا مصیبتوں میں، سب پریشانی وغم دور ہوجائیں گے، حضور کی ولایت سے یاعلی یاعلی [1]

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہیں صفات کے ساتھ متصف ہیں۔ بریلوی حضرات کذب وافتراء سے کام لیتے ہوئے آپ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا :

"جوکوئی رنج وغم میں مجھ سے مدد مانگے اس کا رنج وغم دور ہوگا، اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے تو وہ شدت رفع ہوگی، اور جو کسی حاجت میں رب کی طرف مجھے وسیلہ بنائے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ [2]

اور ان کے نزدیک قضائے حاجات کے لئے نماز غوثیہ بھی ہے جس کی ترکیب یہ ہے :

" ہر رکعت میں ۱۱، ۱۱بار سورت اخلاص پڑھے ۱۱بار صلاۃ وسلام پڑھے، پھر بغداد کی طرف "جانب شمالی" ۱۱ قدم چلے، ہر قدم پر میرا نام لے کر اپنی حاجت عرض

---

(۱) الأمن والعلیٰ" ص ۱۳

(۲) برکات الاستمداد از بریلوی در رسائل رضویہ ج ۱ ص ۱۸۱ اور فتاویٰ افریقیہ از بریلوی ص ۶۲، "جاء الحق" از احمد یار ص ۲۰۰۔

Www.IslamicBooks.Website

کرے اور یہ اشعار پڑھے ؎

أيد ركني ضيم وانت ذخيرتي وأظلم في الدنيا وانت تصيري

ترجمہ: کیا مجھے کوئی تکلیف پہنچ سکتی ہے جب کہ آپ میرے لئے باعث حوصلہ ہوں اور کیا مجھ پر دنیا میں ظلم ہوسکتا ہے جبکہ آپ میرے لئے مددگار ہوں۔ ١

اور اسے بیان کرنے کے بعد جناب احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ بزرگوں سے بعد وفات مدد مانگنا جائز اور فائدہ مند ہے۔

جناب بریلوی اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

يا ظل الٰہ شیخ عبد القادر شیئا للّٰہ شیخ عبد القادر

عطفاً عطفاً عطوف عبد القادر اصرف عنا الصروف عبد القادر

اے ظل الٰہ شیخ عبد القادر اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر

محتاج و گدائم تو ذو التاج وکریم شیئا للّٰہ شیخ عبد القادر

عطفاً عطفاً عطون عبد القادر رأفا رأفا رؤف عبد القادر

اے آنکہ بدست قست تصرف امور اصرف عنا الصروف عبد القادر

اے ظل خدا شیخ عبد القادر اے پناہ گاہ بندگان شیخ عبد القادر

میں محتاج و گدا ہوں تو سخی وکریم ہے اللہ کے نام پر کچھ عطا کر دیجئے

اے شفقت کرنے والے عبد القادر مجھ پر شفقت فرمائیے اور میرے ساتھ مہربانی کا سلوک کیجئے، تیرے ہاتھ میں تمام اختیارات تصرفات ہیں میرے مصائب ومشکلات دور کیجئے۔ ٢

(١) ''جاء الحق'' از مفتی بریلوی احمد یار ص ٢٠٠

(٢) ''حدائق بخشش'' ص ١٨٦

Www.IslamicBooks.Website

اسی طرح وہ لکھتے ہیں:

اہل دین رامغیث عبدالقادر [1]

جناب بریلوی رقم طراز ہیں: "میں نے جب بھی مدد طلب کی یاغوث ہی کہا، ایک مرتبہ میں نے ایک دوسرے ولی (حضرت محبوب الٰہی) سے مدد مانگنی چاہی مگر میری زبان سے ان کا نام ہی نہ نکلا۔ بلکہ زبان سے یاغوثاہ ہی نکلا" [2]

یعنی اللہ تعالیٰ سے بھی کبھی مدد نہ مانگی۔ یا اللہ مدد فرمانہیں بلکہ ہمیشہ کہتے یا غوث مدد فرما۔

احمد زروق بھی مصائب کو دور کرنے والے ہیں، چنانچہ بریلوی علماء اپنی کتب میں ان سے عربی اشعار نقل کرتے ہیں۔

انا لمریدی جامع لشتاته اذا ما سطا جوا الزمان ینکبه

وان کنت فی ضیق و کرب دو حشةٍ فناد بیازروق أت بسرعة

ترجمہ: میں اپنے مرید کی پراگندگیوں کو جمع کرنے والا ہوں جب کہ زمانہ کی مصیبتیں اس کو تکلیف دیں اگر تو تنگی یا مصیبت میں پکارے: اے زروق! میں فوراً آؤں گا۔ [3]

اسی طرح ابن علوان بھی ان اختیارات کے مالک ہیں چنانچہ منقول ہے:

---

(۱) "حدائق بخشش" ص ۱۸۱

(۲) ملفوظات ص ۳۰۷

(۳) حیات المواتاز بریلوی درج درفتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۰۰ وجاء الحق: ص ۱۹۹۔

Www.IslamicBooks.Website

جس کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ چاہے کہ خدا وہ چیز واپس ملا دے تو کسی اونچی جگہ پر قبلہ کو منہ کر کے کھڑا ہو اور سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب نبی علیہ السلام کو ہدیہ کرے: پھر سیدی احمد بن علوان کو، اور پھر یہ دعاء پڑھے اے میرے آقا احمد بن علوان اگر آپ نے میری چیز نہ دی تو میں آپ کو دفتر اولیاء سے نکال دوں گا، (1)

سید محمد حنفی بھی مشکلات کو دور کرنے والے ہیں۔ جناب بریلوی لکھتے ہیں:

''سیدی محمد شمس الدین محمد حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے حجرۂ خلوت میں وضو فرمارہے تھے۔ ناگاہ ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہوگئی حالانکہ حجرے میں کوئی راہ اس کے ہوا پر جانے کی نہ تھی۔ دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو عطا فرمائی کہ اسے اپنے پاس رہنے دے جب تک وہ پہلی واپس آئے۔ ایک مدت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع ہدایا لے کر حاضر ہوا اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے جب چور میرے سینے پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد حنفی۔ اسی وقت یہ کھڑاؤں غیب سے آکر اس کے سینے لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا۔'' (2)

سید بدوی بھی مصائب و مشکلات میں بندوں کی مدد کرتے ہیں جب

---

(۱) ''جاء الحق'' ص ۱۹۹

(۲) انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ مندرج در مجموعہ رسائل رضویہ جلد اول ص ۱۸۰ مطبوعہ کراچی

Www.IslamicBooks.Website

بھی کوئی مصیبت پیش آئے تو وہ یہ کہے "یا سیدی احمد بدوی خاطر معی"
اے میرے آقا احمد بدوی میرا ساتھ دیجئے۔ [1]

سید احمد بدوی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: "جسے کوئی حاجت ہو تو وہ میری قبر پر حاضر ہو کر اپنی حاجت مانگے تو میں اس کی حاجت کو پورا کروں گا۔ [2]

ابو عمران موسیٰ بھی

"جب ان کا مرید جہاں کہیں سے انہیں ندا کرتا جواب دیتے اگر چہ سال بھر کی راہ پر ہوتا یا اس سے زائد۔ [3]

پھر جناب بریلوی اپنے اس مسئلے میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جو شخص کسی نبی یا رسول یا کسی ولی سے وابستہ ہوگا تو وہ اس کے پکارنے پر حاضر ہوگا اور مشکلات میں اس کی دستگیری کرے گا" [4]

سلسلۂ تصوف سے متعلق مشائخ بھی اپنے مریدوں کو مشکلات سے رہائی عطا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ جناب احمد رضا لکھتے ہیں:

---

(۱) انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ مندرج در مجموعہ رسائل رضویہ جلد اول ص ۱۸۰ مطبوعہ کراچی

(۲) انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مندرج در مجموعہ رسائل رضویہ جلد اول ص ۱۸۱۔

(۳) مجموعہ رسائل رضویہ از بریلوی ج ۱ ص ۱۸۲ ط کراچی

(۴) فتاویٰ افریقیہ از بریلوی ص ۱۳۵

Www.IslamicBooks.Website

صوفیہ کے مشائخ ہول وسختی کے وقت اپنے پیروں اور مریدوں کی نگہبانی فرماتے ہیں۔

اہل قبور سے استعانت کے عقیدے کا ذکر کرتے ہوئے جناب بریلوی رقم طراز ہیں:

''جب تم کاموں میں متحیر ہوتو مزارات اولیاء سے مدد مانگو'' (۲)

قبروں کی زیارت کے فوائد بیان کرتے ہوئے جناب احمد رضا کے ایک پیروکار کہتے ہیں:

''قبروں کی زیارت کرنے سے نفع حاصل ہوتا ہے، نیک مردوں سے مدد ملتی ہے۔ (۳)

مزید کہتے ہیں:

''زیارت سے مقصود یہ ہے کہ اہل قبور سے نفع حاصل کیا جائے۔ (۴)

جناب موسیٰ کاظم کی قبر کے متعلق فرماتے ہیں۔

''حضرت موسیٰ کاظم کی قبر تریاق اکبر ہے۔ (۵)

خود جناب احمد رضا بریلوی محمد بن مزغل سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کیا

---

(۲) الامن والعلی ص۴۴

(۳) کشف فیوض'' از محمد عثمان بریلوی ص۳۹

(۴) ایضاً ص۴۳

(۵) ایضاً ص۵

Www.IslamicBooks.Website

کرتے تھے۔

''میں ان میں سے ہوں جو اپنی قبور میں تصرف فرماتے ہیں جسے کوئی حاجت ہو تو میرے پاس میرے چہرے کے سامنے حاضر ہو کر محمد سے اپنی حاجت کہے میں ردا فرمادوں گا'' [1]

سید بدوی سے یہی مقولہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں انہوں نے کہا۔

''مجھ میں اور تم میں یہ ہاتھ بھر مٹی ہی تو حائل ہے اور جس مرد کو اتنی مٹی اپنے اصحاب سے حجاب میں کر دے تو وہ مرد ہی کا ہے کا۔

ایک طرف تو بریلوی حضرات کے یہ عقائد ہیں اور دوسری طرف قرآنی تعلیمات وارشادات ہیں، ذرا ان کا تقابل کیجیے تا کہ حقیقت کھل کر سامنے آسکے کہ قرآن کریم کے نزدیک توحید باری تعالیٰ کا کیا تصور ہے اور ان کے عقائد کیا ہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ نیک بندے اپنے رب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ [2] تجھی کو ہم بندگی کریں اور تجھی سے ہم مدد چاہیں۔

اور پھر اللہ مشرکین کی بات کا انکار کرتے ہوئے اور ان کے فعل پر ان کو

---

(۱) انوار الانتباہ ص ۱۸۲

(۲) سور فاتحہ آیت ۴

Www.IslamicBooks.Website

ڈانٹتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قل ادعو االذین زعمتم من دو ن اللّٰہ لایملکو ن مثقال ذرۃ فی السمٰوات ولا فی الارض ما لھم فیھما من شرك وماله منھم من ظھیر ۔[1]

آپ کہہ دیجئے تم انہیں پکارو تو جنہیں تم اللہ کے سوا "شریک خدائی" سمجھ رہے ہو وہ ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے "نہ" آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی بھی اللہ کا مددگار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ذٰلکم اللّٰہ ربکم له الملك والذی تدعون من دونه مایملکون من قطمیر ، ان تدعو ھم لا یسمعوا دعائکم ولو سمعو ا ما استجابو لکمٔ ویوم القیٰمة یکفرون بشرککم ولا ینبئك مثل خبیر ۔[2]

"یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسی کی حکومت ہے اور جنہیں تم اس کے علاوہ پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی اختیار نہیں رکھتے ، اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری سنیں گے بھی نہیں اور اگر سن بھی لیں تو تمہارا کہا نہ کر سکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کرنے ہی سے منکر ہوں گے اور تجھ کو "خدائے" خبیر کا سا کوئی نہ بتائے گا"

×

(۱) سورہ السبا آیت ۲۲

(۲) سورہ فاطر آیت ۱۳، ۱۴

Www.IslamicBooks.Website

اورالله تعالیٰ نے ان کے فساد اوران کے رازوں کو کھولتے ہوئے فرمایا:

قل ارأيتم شركاء كم الذين تدعون من دون الله اروني ماذا خلقوا من الارض ام لهم شرك في السماوات ام آتيناهم كتابا فهم علىٰ بينة منه بل ان يعد الظالمون بعضهم بعضا الا غرورا۔ ؎۱

آپ کہہ دیجئے تم نے اپنے خدائی شریکوں کے حال پر بھی نظر کی ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو؟ ذرا مجھے بھی تو بتاؤ کہ انہوں نے زمین کا کونسا جزو بنایا ہے یا ان کا آسمان میں کچھ ساجھا ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اسی دلیل پر قائم ہیں؟ اصل یہ ہے کہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکہ'' کی باتوں'' کا وعدہ کرتے آئے ہیں۔

اورمزید تاکید فرماتے ہوئے کہا۔

والذين تدعون من دونه لا يستطيعون نصركم ولا انفسهم ينصرون ۔ ؎۲

اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

اورفرمایا:

---

(۱) سورۃ فاطر آیت ۴۰

(۲) سورہ اعراف آیت ۱۹۷

Www.IslamicBooks.Website

والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیٔ۔ [1]

اور جن کو "یہ لوگ" اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کا جواب اس سے زیادہ نہیں دے سکتے۔

اور مزید فرمایا:

وما لکم من دون اللّٰہ من ولی ولا نصیر۔ [2]

اور تمہارا اللہ کے سوا کوئی بھی نہ کارساز اور نہ مددگار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ مشرکین اور لوگوں سے سوال کریں جو اللہ کے سواسے مدد مانگتے ہیں کہ وہ آپ کے سوال پر جواب دیں۔

افرأیتم ماتدعون من دون اللّٰہ ان ارادنی اللّٰہ بضر ھل ھن کاشفات ضرہ او ارادنی برحمۃ ھل ھن ممسکات رحمتہ۔ [3]

کہہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سوا تم جنہیں پکارتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا یہ اس کی "دی ہوئی" تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ مجھ پر عنایت کرنا چاہے تو یہ اس کی عنایت کو روک سکتے ہیں۔

---

(۱) سورہ رعد آیت ۱۴۔

(۲) سورہ شوریٰ آیت ۳۱۔

(۳) سورہ زمر آیت ۳۸۔

Www.IslamicBooks.Website

أم من يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوٓء ويجعلكم خلفاء الارض أ اله مع اللّٰه قليلا ما تذكرون۔[1]

وہ جو بے قرار کی ''فریاد'' سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی ''اور بھی'' خدا ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو۔

پھران کو سمجھانے کا ارادہ کیا اور فرمایا:

ان الذين تدعون من دون الله عباد امثالكم فادعوهم فليستجيبوا لكم ان كنتم صٰدقين۔[2]

بے شک جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں سو اگر تم سچے ہو تو تم انہیں پکارو پھران کو چاہئے کہ تمہیں جواب دیں۔

اور مزید فرمایا:

قل افا تخذتم من دونه اولياء لايملكون لانفسهم نفعا ولا ضرا۔[3]

کہہ دیجئے کہ تو کیا تم نے ''پھر بھی'' اس کے سوائے ''اور'' کارساز قرار دے لئے ہیں جو اپنی ہی ذات کے لئے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔

---

(۱) سورہ نمل آیت ۶۲۔ (۲) سورہ اعراف آیت ۱۹۴

(۳) سورہ رعد آیت ۱۶۔

Www.IslamicBooks.Website

اور ان کی بات کی تشنیع کرتے ہوئے فرمایا:

ان یدعون من دونہ الا اناثا وان یدعون الا شیطانا مریدا [1]

"یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر پکارتے بھی ہیں تو بس زنانی چیزوں کو اور یہ لوگ پکارتے بھی ہیں تو بس شیطان سرکش کو"

پھر ان کے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا:

ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لایستجیب لہٗ الی یوم القیامۃ وھم عن دعائھم غٰفلون ۔ [2]

"اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا اور کسی کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کی بات نہ سنے بلکہ انہیں ان کے پکارنے کی خبر تک نہ ہو"۔

ان آیات کریمہ سے یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی مصائب ومشکلات میں بندوں کی مدد کر سکتا ہے اور ان کے کام آسکتا ہے، اور ان کے دکھ ودرد دور کر سکتا ہے اختیار وتصرف کا دائرہ فقط اس کی ذات تک محدود ہے، اور ساری کائنات کا انتظام اس کے قبضہ واختیار میں ہے اور تمام انبیاء ورسل نے بھی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے فقط اسی کا دامن تھاما، اور صرف اسی کے سامنے سر نیاز خم کیا، ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ

---

(۱) سورہ نساء آیت ۱۱۷۔

(۲) سورہ احقاف آیت ۵۔

Www.IslamicBooks.Website

شدائد و مشکلات میں ان سے استمداد و استعانت جائز ہے، قرآن کریم کی صریح صاف، اور واضح آیات سے متصادم ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا، حضرت نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے لئے غرق ہونے سے رب کائنات سے نجات طلب کرنا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صرف اسی سے اپنے لئے بیٹا مانگنا، مشکلات و مصائب میں گھرے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صرف اپنے رب کو پکارنا، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے نجات حاصل کرنے کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرنا، اور حضرت ایوب علیہ السلام کا صرف ذات باری تعالیٰ سے شفاء طلب کرنا۔

یہ سارے واقعات اس بات کی واضح اور بین دلیل ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی مالک ذی اختیار نہیں ہے جو مصیبت رفع کر سکتا ہو۔

لیکن ان تمام شواہد و دلائل کے برعکس بریلوی حضرات کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کسی نبی یا رسول یا ولی سے وابستہ ہوتا ہے وہ مصائب و مشکلات میں اس کی دستگیری کرتا ہے۔ (1)

احمد رضا بریلوی کے ایک پیروکار یوں رقمطراز ہیں:

اولیائے کرام ایک جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھتے ہیں اور بعید و قریب کی آوازیں سنتے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرتے اور

---

(1) ''فتاویٰ افریقیہ'' از بریلوی ص ۱۳۵۔

Www.IslamicBooks.Website

صد ہا کوس پر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ [1]

ایک طرف ان حضرات کا یہ عقیدہ ہے اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچازاد بھائی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ فرمارہے ہیں کہ اپنی حاجت صرف خدا سے طلب کر، فریاد فقط اسی سے مانگ، قلم کی سیاہی خشک ہو چکی ہے ساری کائنات بھی مل کر تجھے نہ نفع دے سکتی ہے اور نہ نقصان۔ [2]

لیکن جناب بریلوی کہتے ہیں:

''جب تمہیں پریشانی کا سامنا ہو تو اہل قبور سے مدد مانگو''۔ [3]

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ جناب بریلوی نہ صرف یہ کہ خود قرآنی آیات کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ جو لوگ شرک و بدعت کے خوفناک طوفانوں کے خلاف سچے اور مجاہدانہ جذبے کے ساتھ صف آراء ہیں اور ان صریح آیات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف رب کائنات ہی مضطر اور مصیبت زدہ لوگوں کی التجا سنتا ہے اور اس کو شرف قبولیت بخشتا ہے اور صرف وہی مصائب و مشکلات کو دور کرنے والا ہے۔

بریلی کے یہ خاں صاحب ان کے خلاف طعن و تشنیع اور اظہار کدورت

---

(۱) ''جاء الحق'' ص ۱۳۸، ۱۳۹۔

(۲) سنن الترمذی۔

(۳) ''الامن والعلی'' ص ۴۶۔

Www.IslamicBooks.Website

کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہمارے زمانہ میں معدودے چند ایسے پیدا ہوئے ہیں کہ حضرت اولیاء سے مدد کے منکر ہیں اور کہتے ہیں جو کچھ کہتے اور انہیں اس پر کچھ علم نہیں یوں ہی اپنے سے اٹکل لڑاتے ہیں"۔[1]

تو ملاحظہ کیجئے جناب بریلوی کس طرح الٹی گنگا بہا رہے ہیں کہ خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد۔

و اذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیه آبائنا او لو کان آبائھم لا یعقلون شیئا و لا یھتدون۔[2]	"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے خواہ ان کے باپ "دادا" نہ ذرا عقل بھی رکھتے ہوں اور ہدایت رکھتے ہوں۔
و اذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و الیومنوا	اور جب آپ سے میرے بندے میرے باب میں دریافت کریں تو میں قریب ہی ہوں، دعاء کرنے والے

---

(۱) رسالہ حیات الموات درج فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۰۱، ۳۰۲۔

(۲) سورہ بقرہ آیت ۱۷۰۔

Www.IslamicBooks.Website

بی لعلھم یرشدون۔[1]

کی دعاء قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعاء کرتا ہے پس لوگوں کو چاہئے کہ میرے احکام قبول کریں، اور مجھ پر ایمان لائیں، عجب نہیں کہ ہدایت پا جائیں۔

وقال ربکم ادعونی استجب لکم۔[2]

اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔

ہے مریدوں کو تو حق بات گوارا لیکن
شیخ و ملا کو بری لگتی ہے درویش کی بات

---

(۱) سورہ بقرہ آیت ۱۸۶
(۲) سورہ غافر

Www.IslamicBooks.Website

انبیاء واولیاء کے اختیارات

اسلام کے نزدیک توحید کا تصور یہ ہیکہ پوری مخلوق کی حاجت روائی اور مصائب ومشکلات کو حل کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، وہی ساری کائنات کا خالق مالک رازق اور مدبر ومنتظم ہے ساری طاقتیں اس کے ہاتھ میں ہیں، وہ اکیلا ہی ساری نعمتوں کا مالک ہے، اس لئے اپنی حاجتوں کی طلب میں صرف اسی کی طرف رجوع کیا جائے، صرف اسی کو پکارا جائے اور اس کے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کیا جائے۔ مگر بریلویت کا عقیدہ اس کے برعکس ہے ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے تدبیر امور کے اختیارات وتصرفات اپنے نیک بندوں کو عطا کردیئے ہیں جن کی وجہ سے وہ مخلوق کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کر سکتے ہیں، اسی بنا پر یہ لوگ انہیں مصیبت کے وقت پکارتے، ان کے سامنے اپنا دامن پھیلاتے اور ان کے نام کی نذرونیاز دیتے ہیں۔

ان کے عقائد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تمام اختیارات اور کائنات کا سارا انظام اپنے مقرب بندوں کے سپرد کردیا ہے، اور خود اللہ تعالیٰ کی ذات، معاذ اللہ معطل ومعزول ہوکر رہ گئی ہے، اب کٹھن اور دشوار حالات میں ان بندوں سے استغاثہ کیا جائے انہی سے مدد مانگی جائے، انہی سے شفا طلب کی جائے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں، تمام اختیارات ان کے ہاتھ میں ہیں

Www.IslamicBooks.Website

وہ زمین و آسمان کے مالک ہیں جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم رکھیں، زندگی و موت، رزق وشفا غرضیکہ تمام خدائی اختیارات ان کی طرف منتقل ہو گئے ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی کتب سے نصوص وعبارات ذکر کرنے سے قبل قارئین کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ مشرکین مکہ کے عقائد بھی ان عقائد سے مختلف نہ تھے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جن عقائد کو رد کیا تھا۔

اوران لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کے تمام دعووں کے باوجودان عقائد کو پھر سے اپنالیا۔

اب اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے ارشادات سنئے اور پھران کے عقائد سے موازنہ کیجئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لااله الا هو يحيى ويميت ۔ (1)	کوئی خدااس کے سوانہیں وہی زندہ کرتا ہےاوروہی مارتا ہے۔
بيده الملك وهو على كل شئ قدير ۔ (2)	جس کے ہاتھ میں (ساری) حکومت اوروہی ہر چیز پر قادر ہے۔
بيده ملكوت كل شىء وهو	جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے

(۱) سورہ عنکبوت آیت ۸

(۲) سورہ ملک آیت ۱

Www.IslamicBooks.Website

يجير ولا يجار عليه۔ ؎۱	اور وہ پناہ دیتا ہے اور کوئی اس کے مقابلہ میں پناہ نہیں دے سکتا۔
بيده ملكوت كل شيء واليه ترجعون۔ ؎۲	جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے
ان اللّٰه هو الرزاق ذو القوة المتين ۔ ؎۳	اللہ تو خود ہی سب کو روزی پہنچانے والا ہے قوت والا ہے مضبوط ہے۔
مامن دابة فى الارض الا على اللّٰه رزقها۔ ؎۴	اور کوئی جاندار زمین پر ایسا نہیں کہ اللہ کے ذمہ اس کا رزق نہ ہو۔
وكاين من دابة لا تحمل رزقها اللّٰه يرزقها واياكم وهو السميع العليم ۔ ؎۵	اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی انہیں روزی دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہی خوب سننے والا ہے اور خوب جاننے والا ہے۔

---

(۱) سورہ مؤمنون آیت ۸۸

(۲) سورہ یاسین آیت ۸۸

(۳) سورہ ذاریات آیت ۵۸

(۴) سورہ ہود آیت ۶

(۵) سورہ عنکبوت آیت ۶۰۔

Www.IslamicBooks.Website

ان ربی یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر۔ ۲
کہ میرا پروردگار زیادہ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور تنگ کردیتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے۔

اللھم مالك الملك توتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علی کل شیٔ قدیر۔ ۳
اے سارے ملکوں کے مالک تو جسے چاہے حکومت دے دے اور تو جس سے چاہے حکومت چھین لے، اور تو جسے چاہے عزت دے اور تو جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

قرآن کریم نے انسانیت کو توحید سے آشنا کر کے اس پر بہت بڑا احسان کیا ہے، رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تیرہ سالہ مکی دور میں اسی فکر کو لوگوں کے ذہنوں میں راسخ کرتے رہے، اسلام نے انسانیت کو بندوں کی غلامی سے نجات دے کر اور طوق وسلاسل کی ان زنجیروں کو جو خدا اور بندوں کے درمیان حائل ہوگئی تھیں اپنی مقدس تعلیمات سے پاش پاش کر کے براہِ راست انہیں اللہ تعالیٰ کی چوکھٹ پر جھکا دیا، مگر بریلوی حضرات ان شکستہ زنجیروں کے ٹکڑوں کو اٹھا کر کے انسان کو انسان کا محتاج وگداگر بنا رہے ہیں اور مخلوق کو مخلوق

---

(۲) سورہ السبا آیت ۳۶۔

(۳) سورہ آل عمران آیت ۲۶۔

Www.IslamicBooks.Website

کی غلامی کا درس دے رہے ہیں۔

وما یستوی الاعمٰی والبصیر (1)	ان لوگوں کی بصیرت اندھی ہو چکی ہے یہ ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جو توحید کی بصیرت سے بہرہ ور ہوں۔

توحید کے تصور کے بغیر امت اسلامیہ کا اتحاد ممکن نہیں ہے، توحید سے کنارہ کشی اختیار کر کے دوسرے مشرکانہ افکار و نظریات کی تعلیم دینا امت محمدیہ کے درمیان اختلافات کے بیج بونے کے مترادف ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے:

کان الناس امة واحدة فبعث اللّٰه النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معهم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیه وما اختلف فیه الا الذین اوتوه من بعد ما جاء تهم البینات بغیا بینهم فهدا اللّٰه الذین آمنوا لما اختلفوا فیه من	لوگ ایک ہی امت تھے پھر اللہ نے انبیاء بھیجے جو خوشخبری دینے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ کتب حق نازل کیں کہ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے اور کسی نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر انہیں نے جنہیں وہ ملی انہیں کی ضد کے باعث بعد اس کے کہ انہیں کھلی ہوئی نشانیاں پہنچ چکی تھیں پھر اللہ نے

(1) سورہ فاطر آیت ۱۹۔

Www.IslamicBooks.Website

الحق باذنہ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔ (۱)

اپنے فضل سے انہیں جو ایمان والے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست بتا دیتا ہے۔

آج حالت یہ ہے کہ شرک قبر پرستی اور بدعات اور خرافات کا سیلاب ہے اور مسلمان اس میں بہے جا رہے ہیں، شیطان نے ان کے دل و دماغ کو مسخر کرلیا ہے اور وہ اس کی پیروی اپنی نجات کا سبب سمجھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا وھم یحسبون أنھم یحسنون صنعا۔ (۲)

آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں کا پتہ بتائیں جو اعمال کے لحاظ سے بالکل ہی گھاٹے میں ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوشش دنیا ہی کی زندگی میں (صرف) غارت ہوکر رہی اور وہ یہی سمجھتے رہے کہ وہ بڑے اچھے کام کر رہے ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے اس قول کے ساتھ ان کے متعلق خبر دی گئی:

أعینھم فی غطاء عن ذکری

میری یاد سے پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ سن

---

(۱) سورہ بقرہ آیت ۲۱۳

(۲) سورہ کہف آیت ۱۰۳، ۱۰۴

Www.IslamicBooks.Website

وکانوا لایستطیعون سمعا افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء انا اعتدنا جھنم للکافرین نزلا۔ [1]

بھی نہیں سکتے تھے کیا ان کافروں کا خیال ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز قرار دے لیں بے شک ہم نے دوزخ کو کافروں کی مہمانی کے لئے تیار کر رکھا ہے۔

اب اس سلسلے میں ان کی نصوص ملاحظہ فرمائیں:

جناب احمد رضا بریلوی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے انحراف کرتے ہوئے اور آپ کی شان میں غلو کرتے ہوئے کہتے ہیں:

قادر کل کے نائب اکبر کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں
ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے مالک کل کہلاتے یہ ہیں

احمد رضا بریلوی کے صاحبزادے اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اشعار کی شرح میں رقم طراز ہیں:

''جو نعمت تمام عالم میں کہیں ظاہر ہوتی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی عطا فرماتے ہیں، انہیں کے ہاتھ میں سب کنجیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے خزانے سے کوئی چیز نہیں نکلتی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے، حضور اکرم کوئی بات چاہتے ہیں وہی ہوتی ہے اس کے خلاف نہیں ہوتی، حضور کی چاہت کو جہاں میں کوئی پھیرنے والا نہیں ہے۔ [2]

---

(۱) سورہ کہف آیت ۱۰۱، ۱۰۲

(۲) (الاستمداد علی اجیال الارتداد) للبریلوی ص ۳۲۔۳۳

Www.IslamicBooks.Website

جناب بریلوی کے اس قصیدے کے مزید اشعار سنئے:

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں　　　ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں　　　روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
اس کے نائب ان کے صاحب　　　حق سے خلق ملاتے یہ ہیں
شافع ،نافع ،رافع، دافع　　　کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ و حامی　　　دفع بلا فرماتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے　　　جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں
اس کا حکم جہاں میں نافذ　　　قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں [1]

جناب احمد رضا کے دوست دوسری جگہ کہتے ہیں:

"کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے، کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے" [2]

اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

ہر چیز، ہر نعمت، ہر مراد، ہر دولت دین میں، دنیا میں، آخرت میں، روز اوّل سے آج تک، آج سے ابد الآباد تک جسے ملی یا ملنی ہے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست سے ملی اور ملتی ہے۔ [3]

---

(۱) (الاستمداد علی اجیال الارتداد) للبریلوی ص۲۹، ۳۰

(۲) (الامن والعلی) ص۱۰۵

(۳) (الفتاویٰ الرضویہ) ج۱ ص ۵۷۷

Www.IslamicBooks.Website

بریلوی فرقے کے ایک دوسرے راہنما لکھتے ہیں:

آقائے دوجہاں سخی داتا ہیں اور ہم ان کے محتاج ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان سے استمداد نہ کی جائے۔[1]

دسری جگہ کہتے ہیں:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ واختیار میں

اس لئے حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر حضور علیہ السلام کا نام پاک لکھا دیکھا تا کہ معلوم ہو کہ مالک عرش آپ ہیں۔[2]

ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں:

حضور مدینہ منورہ میں رہ کر ذرّے ذرّے کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور ہر جگہ آپ کا عمل درآمد اور تصرف بھی ہے۔[3]

بریلویت کے فرماں روا جناب احمد رضا صاحب بریلوی کہتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اعظم اور زمین وآسمان میں تصرف فرماتے ہیں۔[4]

---

(۱) (مواعظ نعیمیہ) ص ۲۷ ط پاکستان

(۲) مواعظ نعیمیہ ص ۴۱

(۳) (مواعظ نعیمیہ) ص ۳۳

(۴) (الفتاویٰ الرضویہ) ج ۶ ص ۱۵۵

Www.IslamicBooks.Website

جناب احمد رضا کے ایک پیروکار اپنے مطاع ومقتدا سے نقل کرتے ہیں:

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمینوں اور لوگوں کے مالک ہیں اور تمام مخلوقات کے مالک ہیں، اور حضور اکرم کے ہاتھ میں نصرت اور مدد کی کنجیاں ہیں اور اسی کے ہاتھ میں جنت و دوزخ کی کنجیاں ہیں، اور وہی ہیں جو آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں، اور حضور قیامت کے دن صاحب قدرت اور بااختیار ہوں گے اور حضور اکرم مصیبتوں اور تکالیف کو دور فرماتے ہیں، اور وہ اپنی امت کے محافظ اور مددگار ہیں۔ (1)

بریلویت کے ایک اور راہنما رقم طراز ہیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عز وجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہاں حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں'' (2)

مزید ارشاد فرماتے ہیں:

''تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے، ملکوت السموٰات والارض حضور کے زیر فرمان، جنت ونار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں، رزق، خوراک اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا وآخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ'' (3)

---

(۱) (انوار رضا) ص ۲۴۰ مقالہ اعجاز البریلوی)

(۲) (بہار شریعت لأمجد علی جزء ا ص ۱۵)

(۳) (بہار شریعت لأمجد علی جزء ا ص ۱۵)

Www.IslamicBooks.Website

بریلوی طائفہ کے مفتی احمد یار گجراتی اپنے اس عقیدے کا اظہار یوں کرتے ہیں:

"سارا معاملہ حضور ہی کے ہاتھ کریمانہ میں ہے جو چاہیں جس کو چاہیں دے دیں" ۱

صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی مالک کل ومختار مطلق نہیں بلکہ دوسرے انبیاء کرام بھی ان خدائی صفات میں شریک ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے انبیاء کرام مخلوق کی اندرونی حالت اوران کی ارواح پر تصرف کر سکتے ہیں اوران کو اس کی قدرت وقوت ہے جس سے مخلوق کے ظاہر پر تصرف کر سکتے ہیں" ۲

انبیاء ورسل کے علاوہ صحابہ کرام بھی جنت ودوزخ کے مالک ہیں۔

بریلویت کے امام احمد رضا صاحب موضوع روایت کا سہارا لیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"روز قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں، پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو منبر نور لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائیں گے۔ ان پر دو شخص چڑھیں گے، داہنے والا پکارے گا: اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغۂ بہشت ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جنّت کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کردوں، اور محمد صلی اللہ علیہ

---

(۱) (جاء الحق) لاحمد یار البریلوی ص ۱۹۵

(۲) (جاء الحق) لاحمد یار البریلوی ص ۱۹۵۔۱۹۶

Www.IslamicBooks.Website

وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں۔ سنتے ہو گواہ ہو جاؤ۔

پھر بائیں والا پکارے گا: اے جماعات مخلوق! جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغۂ دوزخ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر وعمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں'' [1]

پھر اپنے تشیع کا ثبوت دیتے ہوئے اور تقیہ کا لبادا اتارتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر کرتے ہیں:

''حضرت علی قسیم دوزخ ہیں یعنی وہ اپنے دوستوں کو جنت اور اعداء کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے۔ [2]

جناب احمد رضا بریلوی شیخ عبدالقادرؒ کی شان میں غلو کرتے ہوئے مشرکانہ عقیدے کی یوں وضاحت کرتے ہیں:

''ذی تصرف بھی ہے ماذون بھی مختار بھی ہے
کار عالم کا مدبر بھی ہے عبد القادر۔'' [3]

---

(۱) الامن والعلی از احمد رضا ص ۵۷

(۲) (الامن والعلی) للبریلوی ص ۵۸

(۳) ''حدائق بخشش'' للبریلوی ص ۵۸

Www.IslamicBooks.Website

مزید ارشاد ہوتا ہے:

جلادے جلادے کفر والحاد
کہ تو محیی ہے تو قاتل ہے یاغوث

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی
نبی قاسم ہے تو موصل ہے یاغوث۔[1]

آگے چل کر فرماتے ہیں:

اے ظل الٰہ شیخ عبد القادر   اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر
محتاج وگدائم ذو التاج وکریم   شیئا للہ شیخ عبد القادر [2]

ایک اور جگہ یوں گویا ہوتے ہیں:

''اے عبد القادر اے فضل کرنے والے، بغیر مانگے سخاوت کرنے والے، اے انعام واکرام کے مالک تو بلند وعظیم ہے، ہم پر احسان فرما اور سائل کی پکار سن لے، اے عبد القادر ہماری آرزوؤں کو پورا کر'' [3]

احمد رضا صاحب دوسری جگہ گل افشانی فرماتے ہیں:

''عبد القادر نے اپنا بستر عرش پر بچھا رکھا ہے اور عرش کو فرش پر لے آتے ہیں'' [4]

---

(۱) ''حدائق بخشش'' للبریلوی ص ۱۲۵، ۱۲۶

(۲) ایضاً ص ۱۸۲

(۳) (حدائق بخشش) للبریلوی ص ۱۷۹   (۴) ایضاً ص ۱۰۴

Www.IslamicBooks.Website

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''اہل دین رامغیث عبدالقادر'' ۱

مزید سنئے:

''احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو کُن اور سب کن یکن حاصل ہے یا غوث'' ۲

بریلوی حضرات اپنے مشرکانہ عقائد کو ثابت کرنے کے لئے شیخ جیلانی کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے:

''اللہ نے مجھے تمام قطبوں کا سردار بنایا ہے میرا حکم ہر حال میں جاری و ساری ہے، اے میرے مرید! دشمن سے مت گھبرا میں مخالف کو ہلاک کردینے والا ہوں، آسمان وزمین میں میرا ڈنکا بجتا ہے، میں بہت بلند رتبے پر فائز ہوں اللہ تعالیٰ کی ساری مملکت میرے زیر تصرف ہے، میرے تمام اوقات ہر قسم کے عیب سے پاک صاف ہیں، پورا عالم ہر دم میری نگاہ میں ہے میں جیلانی ہوں محی الدین میرا نام، میرے نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہیں'' ۳

ایک اور افزا سنئے:

''تمام اہل زمانہ کی باگیں میرے سپرد ہیں جسے چاہوں عطا کروں یا منع کروں'' ۴

---

(۱) حدائق بخشش للبریلوی ص ۱۷۹ (۲) ایضاً ص ۱۷۹

(۳) الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ)ص ۳۵

(۴) (خالص الاعتقاد) للبریلوی ص ۴۹

Www.IslamicBooks.Website

جناب بریلوی شیخ جیلانی کی جانب جھوٹ منسوب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

''لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں میں چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں اور چاہوں تو پھیر دوں''۔ [1]

احمد رضا خاں کے ایک پیروکار کا عقیدہ ملاحظہ کیجئے:

''لوحِ محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل
مرد عورت سے بنادیتے ہیں غوث الاغواث''

اس شعر کی تشریح بھی بریلوی حضرات کی زبانی سنئے:

''شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سلسلہ سہروردیہ کے امام ہیں، آپ کی والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں میرے لڑکا پیدا ہو۔ آپ نے لوح محفوظ میں دیکھا اس میں لڑکی مرقوم تھی، آپ نے فرمادیا کہ تیری تقدیر میں لڑکی ہے۔ وہ بی بی یہ سن کر واپس ہوئیں راستہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ آپ کے استفسار پر انہوں نے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: جا تیرے لڑکا ہوگا مگر وضع حمل کے وقت لڑکی پیدا ہوئی، وہ بی بی بارگاہ غوثیت میں اس مولود کو لے کر آئیں اور کہنے لگیں: حضور لڑکا مانگوں اور لڑکی ملے؟ فرمایا: یہاں تو لاؤ اور کپڑا اٹھا کر ارشاد فرمایا: دیکھو تو یہ لڑکا ہے یا لڑکی۔

---

(۱) (حکایات رضویہ) للبرکاتی منقولہ عن (ملفوظات) للبریلوی ص ۱۲۰

Www.IslamicBooks.Website

دیکھا تو لڑکا تھا۔ اور وہ یہی شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ تھے۔ آپ کے حلیہ مبارکہ میں ہے کہ آپ کی پستان مثل عورتوں کے تھیں'' [1]

یہی متبع بریلویت ایک اور واقعہ نقل کرتے ہیں جس کا خلاصہ ہے کہ ایک شخص کی تقدیر میں موت تھی شیخ جیلانی نے اس کی تقدیر کو بدل کر مقررہ وقت پر مرنے سے بچالیا۔ [2]

جناب احمد رضا بریلوی اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں:

''ہمارے شیخ سیدنا عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنی مجلس میں برملا زمین سے بلند کرّہ ہوا پر مستی فرماتے اور ارشاد کرتے۔ آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے، نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے، اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھے سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا ہے اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے'' [3]

اور یہ اختیارات شیخ جیلانی تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ دوسرے اولیاء اور مشائخ تصوف بھی خدا کی خدائی میں شریک ہیں، وہ ان صفات سے متصف اور ان طاقتوں کے مالک ہیں، چنانچہ احمد رضا بریلوی کے صاحبزادے ارشاد

---

(۱) (باغ فردوس) ایوب علی رضوی البریلوی ص ۲۷ ط بریلی الہند

(۲) ایضاً ص ۲۷

(۳) (الامن والعلی) للبریلوی ص ۱۰۹

Www.IslamicBooks.Website

کرتے ہیں:

"بے شک سب پیشوا اولیاء وعلماء اپنے اپنے پَیروں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے پیر کی روح نکلتی ہے، جب منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں، جب اس کا حشر ہوتا ہے، جب اس کا نامہ اعمال کھلتا ہے، جب اس سے حساب کیا جاتا ہے، جب اس سے عمل تلتے ہیں، جب صراط پر چلتا ہے، ہر وقت ہر حال میں اس کی نگہبانی کرتے ہیں، کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔ اور تمام ائمہ مجتہدین اپنے پَیرؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیا، قبر وحشر ہر جگہ سختیوں کے وقت نگہداشت فرماتے ہیں جب تک وہ صراط پر سے پار نہ ہو جائیں" ۱

"آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک عرش سے فرش تک" ۲

اور خود جناب بریلوی فرماتے ہیں:

"اولیاء کی وساطت سے خلق کا نظام قائم ہے" ۳

اور سنئے:

اولیاء کرام مردے کو زندہ کر سکتے ہیں مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دے سکتے ہیں اور ساری زمین کو ایک قدم میں طے کرنے پر قادر ہیں" ۴

---

(۱) (الاستمداد) الھوامش ۳۵، ۳۶

(۲) ایضاً ص ۳۴

(۳) (الامن والعلی ۹ ص ۳۴

(۴) (الحکایات الرضویہ) ص ۴۴

Www.IslamicBooks.Website

"غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے اس کے بغیر زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے" [1]

بریلوی صاحب کے ایک پیروکار لکھتے ہیں:

"اولیاء کرام اپنے مریدوں کی مدد فرماتے اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں" [2]

ان کے مشہور مفتی احمد یار گجراتی گوہر افشانی کرتے ہیں:

"اولیاء کو اللہ سے یہ قدرت ملی ہے کہ چھوٹا ہوا تیر واپس کرلیں" [3]

یہی مفتی صاحب رقم طراز ہیں:

"اولیاء کو قبر کی مکھی تو کیا عالم پلٹ دینے کی طاقت ہے مگر توجہ نہیں دیتے" [4]

بریلویت کے ایک اور راہنما لکھتے ہیں:

"ظاہر قضائے معلق تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوئی ہے" [5]

ایک دوسرے بریلوی صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

"اولیاء کا تصرف واختیار مرنے کے بعد اور زیادہ ہوجاتا ہے" [6]

---

(۱) (رسول الکلام) لدیدار علی البریلوی ص ۱۲۹ ط لاہور

(۲) ایضاً ص ۱۲۹ ط لاہور

(۳) (جاء الحق) لأحمد یار ص ۱۹۷

(۴) ایضاً ۲۱۳

(۵) (بہار شریعت) جزء اول ص ۶

(۶) (فتاویٰ نعیمیہ) ص ۲۴۹

Www.IslamicBooks.Website

یہ تو ہیں غیر اللہ کے بارے میں ان کے عقائد، انہوں نے اپنی دعاؤں اور طلب گاریوں میں دوسری ہستیوں کو بھی شریک کر لیا اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے اختیارات وتصرفات اس کی مخلوق میں تقسیم کر دئے ہیں، حالانکہ کارسازیوں اور بے نیازیوں کا تصور صرف اللہ تعالیٰ تک ہی محدود ہے۔

بریلوی حضرات نے اپنے اولیاء کو وہ تمام اختیارات تفویض کر دیئے جو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام، یہودی حضرت عزیر علیہ السلام اور مشرکین مکہ لات، ہبل اور عزیٰ، منات وغیرہ میں سمجھتے تھے۔

اُفٍّ لکم ولما تعبدون

یہ مت سمجھئے کہ بریلویت کے امام جناب احمد رضا خاں صاحب کا ان خدائی اختیارات میں کوئی حصہ نہ تھا، وہ بھی دوسرے اولیاء کی طرح رازق، داتا، شافی، غوث، مختار، قادر مطلق، حاجت روا اور مشکل کشا تھے۔ ان کی صفات ملاحظہ کیجئے:

بریلویت کے ایک پیروکار اپنے ہادی ومرشد کی شان بالا صفات میں اپنی کتاب مدائح اعلیٰ حضرت میں نغمہ سرا ہیں:

یاسیدی یامرشدی یامالکی یاشافعی!

اے دستگیر راہنما یاسیدی احمد رضا

اندھوں کو بینا کر دیا بہروں کو شنوا کر دیا

دین نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا

Www.IslamicBooks.Website

امراض روحانی ونفسانی امت کے لئے

در تیرا دارالشفاء یا سیدی احمد رضا [1]

یہی مرید اپنے ۔۔ و شیخ جناب احمد رضا کے سامنے عجز ونیاز کرتے ہوئے اوراپنادامن پھیلا کریوں پکارتا:

میرے آقا میرے داتا مجھے ٹکڑا مل جائے

دیر سے آس لگائے ہے یہ کتا تیرا

اپنی رحمت سے اسے کرلے قبول اے پیارے

نذر میں لایا ہے چادر یہ کمینہ ترا

اس عبید رضوی پر بھی کرم کی ہو نظر

بد سہی چور سہی ہے تو وہ کتا تیرا [2]

اور سنئے جناب احمد رضا خاں بریلوی کے ایک معتقد ارشاد کرتے ہیں:

''قیامت میں مفر کی منکرو! تدبیر کیا سوچی؟

کہ ہوگا گھومتا کوڑا امام اہل سنت کا'' [3]

کسی سے کریں فریاد خدائی مالک ومولیٰ تیری دوہائی

تیرے سوا ہے کون ہمارا حامئی سنت اعلیٰ حضرت

---

(۱) لانظر لذلک (مدائح اعلیٰ حضرت) لایوب رضوی ص ۵

(۲) (مدائح اعلیٰ حضرت) ایوب رضوی ص ۴ - ۵

(۳) (باغ فردوس) ایوب رضوی ص ۴

Www.IslamicBooks.Website

بھیک سدا منہ مانگی پائی دیر کیوں اس بار لگائی

میرے کریم سخی ان داتا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

کب سے کھڑے ہیں ہاتھ پسارے بندہ نواز گدا بیچارے

اب تو کرم ہو جائے حامئ سنت اعلیٰ حضرت [1]

اور سنئیے :

وہی فریاد کس ہے بے کسوں کا　　وہی محتاج کا حاجت روا ہے

ستارہ کیوں نہ میرا اوج پر ہو　　ادھر آقا ادھر احمد رضا ہے [2]

مجھے کیا خوف ہو وزن عمل کا　　حمایت پر مرا حامی ملا ہے

بریلویت کے ایک دوسرے شاعر کا عقیدہ:

میری کشتی پڑگئی منجد ھا ر میں　　دے سہارا اک ذرا احمد رضا

چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں　　اے مرے مشکل کشا احمد رضا

لاج رکھ لے میرے پھیلے ہاتھ کی　　اے میرے حاجت روا احمد رضا

جھولیاں بھر دے میری داتا میرے　　ہوں تیرے در کا گدا احمد رضا [3]

چند اور اشعار نقل کر کے ہم اپنی اس بحث کو سمیٹتے ہیں۔

بریلویت کے ایک اور شاعر اپنے مذہب کے عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے نغمہ

---

(۱) (مدائح اعلیٰ حضرت) ص ۲۳

(۲) (ایضاً) ص ۵۴

(۳) (نغمۃ الروح) اسماعیل رضوی ص ۴۴-۴۵

Www.IslamicBooks.Website

سراہیں۔

غوث و قطب اولیاء احمد رضا ہے میرا مشکل کشا احمد رضا
دونوں عالم میں ہے تیرا آسرا ہاں مدد فر ماشہا احمد رضا
تو ہے داتا اور میں منگتا تیرا میں تیرا ہوں تو میرا احمد رضا(۱)

قارئین کرام! ملاحظہ فرمایئے کیا یہ عقائد اسلامی شریعت سے استہزاء کے مترادف نہیں ہیں، کیا ان میں اور کتاب وسنت میں کوئی مطابقت ہے؟ کیا ان سے یہ بات اچھی طرح واضح نہیں ہوجاتی کہ ان حضرات کا مقصد مشرکانہ عقائد اور دورِ جاہلیت کی نشر واشاعت ہے؟ کیا مشرکین مکہ کے عقائد ان عقائد سے ابتر تھے؟ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انہی شرکیہ افکار کی بیخ کنی کے لئے مبعوث نہیں ہوئے تھے؟ اور کیا یہ عقائد اتحاد امت کے لئے زہر قاتل نہیں ہیں؟ اور سب سے آخر میں ہم یکتائے عصر مزید ہراور برّ صغیر کے مفسر ومحدث علامہ نواب صدیق حسن خاں کی تفسیر فتح البیان کی عبارت ذکر کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔نواب صدیق الحسن رحمۃ اللہ علیہ فرمان خداوندی " قل لا املك لنفسي ضراً ولا نفعا الا ماشا اللّٰه " کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں ان لوگوں کے لئے سخت وعید ہے جنہوں نے مصائب کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا اپنا عقیدہ بنالیا ہے، کیونکہ قرآن کریم نے بڑی فصاحت سے یہ بیان فردیا ہے کہ تکالیف ومصائب میں مدد کرنا

---

(۱) (ایضاً) نورمحمد اعظمی ص ۴۷-۴۸

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، انبیاء وصالحین کا بھی وہی مددگار ہے، اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی امت سے واشگاف الفاظ میں کہہ دیں کہ میں اپنی ذات کے لئے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوں، قرآن تو یہ بتلا رہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات کیلئے بھی نفع ونقصان کا اختیار نہیں ہے، پھر وہ مختار کل کیونکر ہو سکتے ہیں؟ اور پھر جب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خدائی اختیار حاصل نہیں ہیں تو باقی مخلوق میں سے کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا کیسے مانا جا سکتا ہے؟

تعجب ہے ان لوگوں پر جو ان بندوں کے سامنے اپنا دامن پھیلاتے اور ان سے اپنی حاجتیں مانگتے ہیں جو منوں مٹی تلے دفن ہیں، وہ اس شرک سے باز کیوں نہیں آتے؟ اور اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات پر کیوں دھیان نہیں دیتے؟ یہ لوگ کب لاالہ الا اللّٰہ کے صحیح مفہوم سے آشنا ہوں گے؟ کب انہیں قل هو الله احد کی صحیح تفسیر کا علم ہوگا؟

اور ستم بالائے ستم ہے کہ علم وفضل کے دعویداران کے واعظین وعلماء جنہیں عوام نے سچے راہنما سمجھ رکھا ہے وہ انہیں ان مشرکانہ اور دور جاہلیت کے تصورات واعمال سے کیوں نہیں روکتے؟ انہوں نے اپنی زبانوں پر مہر کیوں لگا رکھی ہے۔

ان کے عقائد تو دور جاہلیت کے مشرکوں سے بھی بدتر ہیں وہ تو صرف اپنے معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں فقط سفارشی سمجھتے تھے مگر انہوں نے تو تمام

Www.IslamicBooks.Website

خدائی اختیارات اپنے بزرگوں کو عطا کر دئے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بجائے براہ راست اپنے بزرگوں سے مدد و معاونت مانگتے ہوئے ذرا سا بھی خوف محسوس نہیں کرتے، شیطان نے ان کے اذہان میں اپنے افکار اتار دیئے ہیں وہ شیطان کی پیروی کرتے چلے جارہے ہیں اور انہیں اس کی خبر بھی نہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نیکی کے راستے پر گامزن ہیں حالانکہ وہ شیطان کی آنکھ کو ٹھنڈا کررہے ہیں اور اس کی خوشی کا سامان مہیا کررہے ہیں۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون (1)

اور سب سے آخر میں ہم شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی عبارت نقل کرتے ہیں:

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ''حضرت بایزید بسطامی کہا کرتے تھے: مخلوق کا مخلوق سے استغاثہ کرنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی غرق ہونے والا شخص دوسرے غرق ہونے والے سے مدد طلب کرے۔

شیخ ابوعبداللہ القرشی کہتے ہیں کہ مخلوق کا مخلوق سے استغاثہ کرنا اس طرح ہے جیسے کوئی قیدی دوسرے قیدی سے رہائی کی طلب کرے۔

پھر موسیٰ علیہ السلام اپنی دعاء میں فرمایا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہی تمام تعریفوں کا حق دار ہے ہم آپ کے سامنے ہی اپنی حاجتوں کو پیش کرتے ہیں، صرف تو ہی معین و مددگار ہے تو ہی مخلوق کی فریادرسی پر قادر ہے، ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں نفع و نقصان صرف تیرے ہاتھ میں ہیں۔

---

(۱) (فتح البیان) نواب صدیق حسن خاں ج ۴ ص ۲۲۵۔

Www.IslamicBooks.Website

سلف صالحین میں سے کوئی بزرگ بھی مافوق القدرت اشیاء میں غیر اللہ سے استغاثہ کو جائز نہیں سمجھتا ہے۔ [1]

سماع موتیٰ

بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ گزشتہ عقیدے کا لازمی جزء ہے کیونکہ انتقال کے بعد صرف وہی شخص مخلوق کی دادرسی و دستگیری کر سکتا ہے جو ان کی پکار کو سن سکتا ہو۔ مذہب بریلویت کا اپنے بزرگوں کے بارے میں یہ اعتقاد ہے کہ وہ اپنے مریدوں کی نداء کو سنتے اور ان کی مدد کے لئے پہنچتے ہیں۔ خواہ ان کا مرید اس دنیا کے کسی گوشے سے بھی پکارے۔ اسی بنیاد پر یہ کہتے ہیں:

"اولیاء کرام اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم وادراک وسمع وبصر پہلے کی بہ بنسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔" [2]

یعنی مرنے کے بعد ان کے سننے اور دیکھنے کی قوت اور زیادہ تیز ہو جاتی ہے، اس لئے کہ وہ اپنی زندگی میں اسباب کونیہ کے تابع تھے مگر مرنے کے بعد وہ ان اسباب سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس غیر اسلامی فلسفے کی وضاحت کرتے ہوئے بریلویت کے ایک امام نقل کرتے ہیں:

"بے شک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم

(۱) (فتاویٰ شیخ الاسلام) ج ا ص ۱۱۲

(۲) بہار شریعت از امجد علی ص ۵۸

Www.IslamicBooks.Website

بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی، سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔'' ۱

مذہب بریلویت کے ایک پیروکار لکھتے ہیں:

''مردے سنتے ہیں اور محبوبین کی وفات کے بعد مدد کرتے ہیں۔'' ۲

ایک اور بریلوی عالم دین رقم طراز ہیں:

''شیخ جیلانی ہر وقت دیکھتے ہیں اور ہر ایک کی پکار کو سنتے ہیں۔

اولیاء اللہ کو قریب اور بعید کی چیزیں سب برابر دکھائی دیتی ہیں،'' ۳

اور خود بریلویت کے امام اجناب احمد رضا خاں نقل کرتے ہیں:

''مردے سنتے ہیں کہ خطاب ۴ اسی سے کیا جاتا ہے جو سنتا ہو۔'' ۵

بریلویت کے خاں صاحب نے اپنی کتب میں بہت سی اسرائیلی حکایتیں اور افسانوی قصے کہانیاں نقل کی ہیں۔ جن سے وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ

---

(۱) بہار شریعت از امجد علی ص ۱۸، ۱۹

(۲) علم القرآن از احمد یار ص ۱۸۹

(۳) ازالۃ الضلالۃ از مفتی عبد القادر ص ۷ طبع لاہور

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاند کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے ''ربی وربک اللہ'' اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے فرمایا کرتے تھے: ''یا ارض ربی وربک اعوذ باللہ من شرک'' بہر حال ضروری نہیں کہ خطاب اسے ہی کیا جائے جو سنتا ہو۔

(۵) فتاویٰ رضویہ جلد ۴ ص ۲۲۷

Www.IslamicBooks.Website

بزرگان دین نہ صرف یہ کہ مرنے کے بعد سنتے ہیں بلکہ کلام بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد کرتے ہیں:

''سید اسماعیل حضرمی ایک قبرستان سے گزرے تو مردوں پر عذاب ہو رہا تھا۔آپ نے دعا کر کے ان پر سے عذاب اٹھوا دیا، ایک قبر میں سے آواز آئی: حضرت! مجھ سے عذاب نہیں اٹھا۔آپ نے دعاء فرمائی اس سے بھی عذاب اٹھالیا گیا۔'' (ملخصاً) [1]

بریلوی فرقے کے ایک اور امام کا غیر اسلامی فیصلہ سماعت فرمایئے، ارشاد ہوتا ہے:

''یا علی، یا غوث کہنا جائز ہے کیونکہ اللہ کے پیارے بندے برزخ میں سن لیتے ہیں'' [2]

جناب احمد رضا بریلوی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء واولیاء پر موت طاری نہیں ہوتی بلکہ انہیں زندہ ہی دفنا دیا جاتا ہے، اوران کی قبر کی زندگی دنیا کی زندگی سے زیادہ قوی اور افضل ہوتی ہے۔ جناب بریلوی انبیائے کرام کے متعلق فرماتے ہیں:

''انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے ان پر تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے، پھر فوراً

---

(۱) حکایات رضویہ ص ۵۷

(۲) فتاویٰ رضویہ نور اللہ قادری ص ۵۳۷

Www.IslamicBooks.Website

ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے، اس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا ان کی ازواج کا نکاح حرام نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں'' [1]

ایک اور صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

''انبیائے کرام چالیس دن قبر میں رہنے کے بعد نماز پڑھنا شروع کردیتے ہیں'' [2]

مزید سنئے:

''انبیائے کرام اپنی قبر میں زندہ ہیں وہ چلتے پھرتے ہیں نمازیں پڑھتے اور کلام کرتے ہیں اور مخلوق کے معاملات میں تصرف فرماتے ہیں'' [3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرتے ہوئے انہوں نے اپنی کتب میں لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب صحابہ رضی اللہ عنہ نے دفن کیا تو آپ زندہ تھے چنانچہ جناب بریلوی ارشاد کرتے ہیں:

''قبر شریف میں اتارتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ''امتی امتی'' فرمارہے تھے [4]

---

(۱) ملفوظات للبریلوی جزء۳ ص۲۷۶

(۲) رسول الکلام لدیدار علی ص ۱

(۳) حیات النبی کاظمی ص ۳ ط ملتان

(۴) رسالہ نفی الفئ عمن انار بنورہ کل شیء، للبریلوی المندرجۃ فی مجموعۃ رسائل رضویہ ۱۷ص ۲۲۱، حیات النبی للکاظمی ص

Www.IslamicBooks.Website

جناب بریلوی کے متبع کا فرمان سنئے:

''جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس قبض ہو رہی تھی اس وقت بھی جسم میں حیات موجود تھی۔ [1]

مزید سنئے:

''ہمارے علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور ان کے حالات ونیات اور ارادے اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں، یہ آپ کو بالکل ظاہر ہیں ان میں پوشیدگی نہیں'' [2]

ایک اور بریلوی امام تحریر کرتے ہیں:

''تین روز تک روضہ شریف سے برابر پانچوں وقت کی آواز آتی رہی'' [3]

نیز ارشاد ہوتا ہے۔

''جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ حجرہ مبارک کے سامنے رکھا گیا آواز آئی (ادخلوا الحبیب الی الحبیب) یعنی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ'' [4]

یہ وصف صرف انبیاء کرام تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ بزرگان دین بھی اس رتبے کے حامل ہیں۔

---

(۱) حیات النبی ص ۱۰۴

(۲) جاء الحق احمد یار بریلوی ص ۱۵، ۱۶

(۳) ہدایۃ الطریق فی بیان التحقیق والتقلید، دیدار علی ص ۸۶

(۴) حیاۃ النبی ص ۱۲۵

Www.IslamicBooks.Website

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

''اللہ کے ولی مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتے ہیں ......ان کی ارواح صرف ایک آن کے لئے خروج کرتی ہیں پھر اسی طرح جسم میں ہوتی ہیں جس طرح پہلے تھیں'' (۱)

بریلویت کے امام اکبر بھی اسی عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اولیاء بعد الوصال زندہ اور ان کے تصرفات وکرامات پائندہ اور ان کے فیض بدستور جاری اور ہم غلاموں، خادموں، محبوں، معتقدوں کے ساتھ وہی امداد واعانت ساری'' (۲)

ان کے ایک پیروکار کا ارشاد سنئے نقل کرتے ہیں:

''اولیاء اللہ کی موت مثل خواب کے ہے'' (۳)

جناب خاں صاحب بریلوی فرماتے ہیں:

''اولیاء کرام اپنی قبروں میں پہلے سے زیادہ سمع اور بصر رکھتے ہیں'' (۴)

مزید نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے پیارے زندہ ہیں اگرچہ مرجائیں وہ تو ایک گھر سے

---

(۱) فتاویٰ نعیمیہ، اقتدار بن احمد یار بریلوی ص ۲۲۵

(۲) فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۳

(۳) ایضاً

(۴) حکایات رضویہ ص ۴

Www.IslamicBooks.Website

دوسرے گھر میں بدلائے جاتے ہیں'' [1]

ظرافت طبع کے لئے ایک افسانوی قصہ بھی سن لیجئے:

''ایک عارف راوی ہیں: مکہ معظّمہ میں ایک مرید نے مجھ سے کہا: پیر ومرشد میں کل ظہر کے بعد مر جاؤں گا، حضرت ایک اشرفی لیں آدھی میں میرا دفن اور آدھی میں میرا کفن کریں جب دوسرا دن ہوا اور ظہر کا وقت آیا مرید مذکور نے آکر طواف کیا پھر کعبے سے ہٹ کر لیٹا تو روح نہ تھی میں نے قبر میں اتارا آنکھیں کھول دیں میں نے کہا، کیا موت کے بعد زندگی، کہا: أنا حیّ وکل محبّ اللہ حیّ، یعنی۔ میں زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر دوست زندہ ہے۔ [2]

جناب بریلوی نے اپنی ایک اور کتاب میں عنوان باندھا ہے:

''انبیاء وشہداء اور اولیاء اپنے ابدان مع اکفان کے زندہ ہیں'' [3]

جناب بریلوی کی طرف سے ایک اور افسانہ پیش خدمت ہے۔ کسی بزرگ سے نقل کرتے ہیں:

''میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضوء کیا دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کو سو گیا، جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے قد آذیتنی منذ اللیلہ [4]

---

(۱) احکام قبور مؤمنین، مندرجہ رسائل رضویہ ص ۲۴۳

(۲) ایضاً

(۳) اایضاً ص ۲۳۹

(۴) احکام قبور مؤمنین ص ۲۴۷

Www.IslamicBooks.Website

اے شخص تو نے مجھ کو رات بھر ایذا دی'' [1]

اس طرح کے جھوٹے واقعات خانہ ساز کرامتوں اور قصے کہانیوں سے ان کی کتب بھری ہوئی ہیں، معلوم ہوتا ہے افسانہ نگاری میں ان کی دوڑ لگی ہوئی ہے، ہر شخص دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے اس مذہب کے ایک پیروکار افسانہ نگاری کرتے ہوئے کسی بزرگ کے متعلق لکھتے ہیں:

انتقال کے بعد انہوں نے فرمایا:

''میرا جنازہ جلدی لے چلو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کا انتظار فرما رہے ہیں'' [2]

تو ملاحظہ فرمایئے اس طرح کی اسرائیلی اساطیر اور خود ساختہ واقعات پر انہوں نے اپنے مذہب کی عمارت قائم کی ہے۔

اب ذرا اس مشرکانہ عقیدے کے متعلق قرآن کریم کی وضاحت سنیئے اور ملاحظہ فرمایئے کہ کس طرح سے ان لوگوں کے رگ وپے میں شرک کے اثرات سرایت کر گئے ہیں:

ارشاد خداوندی ہے:

ومن اضل ممن یدعون من دون اللہ من لایستجیب لہ الی	اور اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوگا جو اللہ کے سوا کسی اور کو پکارے جو

---

(۱) احکام قبور مؤمنین ص ۲۴۷

(۲) حیاۃ النبی کاظمی بریلوی ص ۴۶

Www.IslamicBooks.Website

یوم القیامۃ وھم عن دعائھم غفلون ۔[1]

قیامت تک بھی اس کی بات نہ سنے بلکہ انہیں پکارنے کی خبر تک نہ ہو۔

اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ایشرکون مالا یخلق شیئاوھم یخلقون ،ولایستطیعون لھم نصرا ولاانفسھم ینصرون وان تدعوھم الی الھدی لایتبعوکم سواء علیھم ادعوتموھم ام انتم صامتون ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوھم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین ۔الھم ارجل یمشون بھا ام لھم اید یبطشون بھا ام لھم اعین یبصرون بھا ام لھم آذان یسمعون بھا قل ادعوا شرکآء کم ثم کیدون فلا

تو پاک ہے ان کے شرک سے کیا (اللہ کے ساتھ) یہ انہیں شریک کرتے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہ کرسکیں بلکہ خود ہی پیدا کئے گئے ہیں وہ انہیں کسی قسم کی مدد بھی نہیں دے سکتے (بلکہ) خود اپنی ہی مدد نہیں کر سکتے اور اگر تم انہیں کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمہاری پیروی نہ کرسکیں برابر ہیں (دونوں امر) تمہارے اعتبار سے کہ خواہ انہیں پکارو خواہ خاموش رہو بے شک جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں سو اگر تم سچے ہو تو تم انہیں پکارو پھر ان کو چاہئے کہ تمہیں جواب دیں کیا ان کے پیر ہیں جن سے وہ چلتے ہیں کیا ان کے

---

(۱) سورہ احقاف آیت ۵

Www.IslamicBooks.Website

تنظرون۔ ان ولیّ اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین، والذین تدعون من دونہ لایستطیعون نصرکم ولا انفسھم ینصرون وان تدعوھم الی الھدی لایسمعوا وتراھم ینظرون الیك وھم لایبصرون۔[1]

(الآیات)

ہاتھ ہیں جن سے وہ کسی چیز کو پکڑتے ہیں کیا ان کی (آنکھیں) ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنے سب شریکوں کو بلالو پھر میرے خلاف چال چلو اور مجھے مہلت نہ دو یقیناً میرا کارساز اللہ ہے جس نے مجھ پر یہ کتاب نازل کی ہے اور وہ صالحین کی کارسازی کرتا ہی رہتا ہے اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہاری ہی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں اور اگر تم انہیں کوئی بات بتلانے کو پکارو تو وہ سن نہ سکیں اور آپ انہیں دیکھیں کہ گویا آپ کی طرف نظر کررہے ہیں دراں حالیکہ انہیں کچھ نہیں سوجھ رہا۔

اللہ تعالیٰ قریش اور جزیرہ کے مشرکوں کے عقیدہ (استغاثہ باللہ اور استعانہ باللہ)

---

(۱) سورۃ اعراف آیت ۱۹۱ تا ۱۹۸

Www.IslamicBooks.Website

کی حکایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

هو الذی یسیر کم فی البر والبحر حتی اذا کنتم فی الفلك وجرین بهم بریح طیبة و فرحوا بها جاء تها ریح عاصف وجائهم الموج من کل مکان وظنوا انهم احیط بهم دعوالله مخلصین له الدین لئن انجیتنا من هذه لنکونن من الشکرین ۔[1]

وہی اللہ جو تم کو سمندر اور خشکی میں لئے لئے پھرتا ہے چنانچہ جب تم کشتی میں سوار ہوتے ہو اور وہ کشتیاں لوگوں کو ہوائے موافق کے ذریعہ سے لے کر چلتی ہیں اور وہ لوگ اس سے خوش ہوتے ہیں (ناگہاں) ایک تھپیڑا ہوا کا آتا ہے اور ان کے اوپر ہر طرف سے موجیں اٹھتی چلی آتی ہیں اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ بس اب ہم گر گئے تو اس وقت اللہ کو اس کے ساتھ اعتقاد کو بالکل خالص کر کے پکارتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس مصیبت سے نجات دلادی تو ہم یقیناً بڑے شکر گزاروں میں ہوں گے۔

یعنی دور جاہلیت کے مشرکین جب کشتی میں سوار ہوتے تھے اور ان کی کشتی گرداب میں پھنس جاتی تھی تو وہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے، اور ان کی اصل فطرت ابھر آتی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی صاحب تصرف اور مالک

(۱) سورہ یونس آیت ۲۲

Www.IslamicBooks.Website

ذی اختیار نہیں ہے، مگر ذرا ان لوگوں کی سوء الاعتقادی ملاحظہ فرمائیں کہ یہ سمندر میں ہوں یا خشکی کے مقام پر ہر جگہ کبھی بہاؤ الحق اور معین الدین چشتی کا نام لے کر اور کبھی دوسرے بزرگوں کو پکار کر غیر اللہ ہی سے فریاد کرتے نظر آتے ہیں۔

خود بریلویت کے امام خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں:

''جب کبھی میں نے استعانت کی یا غوث ہی کہا'' [1]

ان کے عقیدے کی تردید کرتے ہوئے حنفی مفسر شیخ آلوسی مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مشرکین اس قسم کے کٹھن حالات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے تھے مگر افسوس ہے ان لوگوں پر کہ مشکل وقت آنے پر غیر اللہ کا سہارا لیتے ہیں اور ان ہستیوں کو پکارتے ہیں جو نہ ان کی آواز سن سکتے ہیں، نہ جواب دے سکتے ہیں نہ نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے، ان میں سے کوئی خضر والیاس کے نام کی دہائی دیتا ہے، کوئی ابو الخمیس اور عباس سے استغاثہ اور کوئی اپنے امام کو فریاد کے لئے پکارتا ہے، کسی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی توفیق نہیں ہوتی۔

مجھے بتائیے کہ ان دونوں طریقوں میں سے کون ہدایت کے قریب ہے اور کون ضلالت اور گمراہی کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے، یقیناً مشرکین مکہ کا عقیدہ ان سے بہتر تھا۔

---

(۱) ملفوظات ص ۳۰۷

Www.IslamicBooks.Website

ان لوگوں نے شریعت کی مخالفت اور شیطان کی اتباع کو نجات کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے خدا سب کو ہدایت دے۔[1]

اسی طرح مصر کے عالم دین سید رضا مصری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اس قسم کی آیات میں کس قدر وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ مشرکین دشوار اور کٹھن حالات میں صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے مگر اس دور کے نام نہاد مسلمانوں کی عقل کا ماتم کیجئے کہ وہ شدائد و مشکلات کے وقت اپنے معبود حقیقی کو چھوڑ کر اپنے معبودان ''بدوی'' ''رفاعی'' ''دسوقی'' ''جیلانی'' ''متبولی'' اور ''ابوسریع'' وغیرہ سے استغاثہ کرنے میں کسی قسم کی حیا محسوس نہیں کرتے۔

اور بہت سارے جبہ پوش جو درگاہوں کے مجاور بنے ہوئے ہیں اور غیر اللہ کے نام پر چڑھائے جانے والے چڑھاؤں اور نذر و نیاز کی بدولت عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور گلچھرے اڑا رہے ہیں انہیں سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرتے ہوئے اور دین فروشی کرتے ہوئے ذرا سی شرم بھی محسوس نہیں ہوتی:

کہا جاتا ہے کہ کچھ افراد سمندر کے سفر میں کشتی پر سوار ہوئے اور کچھ دور جا کر کشتی بھنور میں پھنس گئی اپنی موت اپنے سامنے نظر آنے لگی تو ان میں سے ہر شخص اپنے اپنے پیر کو پکارتے اے بدوی۔ اے رفاعی۔ اے جیلانی الخ

ان کے اندر ایک اللہ کا بندہ توحید پرست بھی تھا۔

وہ تنگ آکر کہنے لگا کہ اللہ ان سب کو غرق فرما ان کے اندر کوئی تجھے

---

(۱) نقلاعن الایات البینات فی عدم سماع الاموات مقدمہ ص ۱۷

Www.IslamicBooks.Website

پہچاننے والا باقی نہیں۔(1)

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ ہمیں سیدھی راہ پر گامزن فرمائے اور شرک وبت پرستی سے محفوظ رکھے۔آمین۔

مسئلہ علم غیب

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام اشیاء کا علم فقط ذات الٰہی کے لئے خاص ہے۔عالم الغیب صرف اللہ کی ذات ہے، انبیائے کرام کو بھی کسی شیء کا علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ ان پر وحی نازل نہ ہوجائے، انبیاء کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھنا اعتراف عظمت نہیں بلکہ انتہائی گمراہی اور ضلالت ہے۔سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات وحقائق کے اور روشن دلائل کے خلاف ہے اور نہ صرف یہ کہ کتاب وسنت کی مخالفت ہے بلکہ یہ عقیدہ فقہ حنفی کے بھی خلاف ہے۔

بریلوی حضرات کا یہ عقیدہ ہے انبیاء واولیاء کو ہر اس واقع کا علم ہے جو ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے ان کی نظر سے کوئی چیز مخفی نہیں، سارا عالم ان کی نظر کے سامنے ہے وہ دلوں کے حالات کو جاننے والے۔ ہر راز سے باخبر اور تمام

---

(1) تفسیر المنار ج۱۱ص ۳۳۸۔۳۳۹

Www.IslamicBooks.Website

مخلوقات سے واقف ہیں انہیں قیامت کا علم، آنے والے دن کے حالات کی اطلاع ہوتی ہے، مادر رحم میں جو کچھ ہے اس سے آشنا ہوتے ہیں، ہر حاضر وغائب پر ان کی نظر ہوتی ہے۔

غرضیکہ دنیا میں جو کچھ ہو چکا ہے، اور جو ہو رہا ہے، اور جو کچھ ہونیوالا ہے وہ اجتہاد اولیاء سے کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

اب سنئے قرآنی آیات اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات جن سے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے اس کی مخلوق کا کوئی فرد بھی اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں شریک وساجھی نہیں ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لا یعلم من فی السمٰوات و الارض الغیب الا اللّٰہ ۔ [1]

کہہ نہیں جانتا کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے غیب مگر اللہ۔

اور

ان اللّٰہ عالم غیب السمٰوات والارض انہ علیم بذات الصدور۔ [2]

تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی تحقیق وہ جاننے والا ہے سینے والی بات کو۔

---

(۱) سورہ نمل آیت ٦٥

(۲) سورہ الفاطر آیت ٣٨

Www.IslamicBooks.Website

ان اللہ یعلم غیب السمٰوات والارض واللّٰہ بصیر بما تعملون۔ [۱]

تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم۔

للہ غیب السمٰوات والارض والیہ یرجع الامرُ کلہٗ۔ [۲]

اور اللہ کے واسطے ہیں پوشیدہ چیزیں آسمانوں کی اور زمین کی یعنی علم ان کا اور طرف اسی کے پھیرا جاتا ہے کام سارا

اور اپنے نبی کو حکم فرمایا:

انما الغیب للہ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ [۳]

سوائے اس کے نہیں کہ علم غیب واسطے خدا کے ہے پس انتظار کرو تحقیق میں بھی ساتھ تمہارے انتظار کرنے والوں سے ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمھا

اور نزدیک اس کے ہیں غیب کی کنجیاں نہیں جانتا ان کو مگر وہ اور جانتا ہے جو کچھ جنگل کے بیچ ہے اور دریا کے

---

(۲) سورہ الحجرات آیت ۱۸

(۳) سورہ ہود آیت ۱۲۳

(۳) سورہ یونس آیت ۲۰

Www.IslamicBooks.Website

ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ ؂۱

ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر جانتا ہے اس کو اور نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنے والے کے ہے۔

اور فرمایا:

ان اللّٰه عنده علم الساعة و ینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللّٰه علیم خبیر۔ ؂۲

تحقیق علم قیامت اللہ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹوں کے بیچ ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ خبردار ہے۔

مگر بریلوی حضرات کتاب وسنت کے برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام روز اول سے روز آخر تک کے تمام ما کان وما یکون کو جانتے بلکہ دیکھ رہے ہیں اور مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ ؂۳

---

(۱) سورہ انعام آیت ۵۹

(۲) سورہ لقمان آیت ۳۴

(۳) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ ص ۵۸ ط لاہور پاکستان

Www.IslamicBooks.Website

مزید ارشاد ہوتا ہے۔

انبیاء پیدائش کے وقت ہی عارف باللہ ہوتے ہیں اور علم غیب رکھتے ہیں۔ [1]

نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں امام بریلویت جناب احمد رضا رقمطراز ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جزئی وکلی علم حاصل ہو گئے اور سب کا احاطہ فرمالیا۔ [2]

اور دوسری جگہ نقل کرتے ہیں۔

لوح وقلم کا علم جس میں تمام ما کان و ما یکون ہے حضور کے علوم سے ایک ٹکڑا ہے۔ [3]

مزید لکھتے ہیں:

حضور کے علم انواع میں کلیات، جزئیات، حقائق، دقائق، عوارف، اور مصارف کہ ذات وصفات الٰہی کے متعلق ہیں اور لوح وقلم کا علم تو حضور کے مکتوب علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں سے ایک نہر ہے پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت سے تو ہے حضور کا علم وحلم تمام جہان کو محیط ہے۔ [4]

---

(۱) مواعظ نعیمیہ لاحمد یار ص ۱۹۲

(۲) الدولۃ المکیہ ص ۲۳۰

(۳) خالص الاعتقاد بریلوی ص ۳۸

(۴) ایضاً ص ۳۸

Www.IslamicBooks.Website

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات الہٰی کے شانوں اور صفات حق کے احکام اور اسماء وافعال اور آثار غرض جمیع اشیاء کا علم اور حضور نے جمیع علوم اول وآخر ظاہر وباطن کا احاطہ فرمایا۔ ؎۱

جناب بریلوی کے ایک معتقد سے فرماتے ہیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم کی کوئی شئ پردہ میں نہیں یہ روح پاک عرش اور اس کی بلندی وپستی دنیا وآخرت جنت ودوزخ سب پر مطلع ہے کیونکہ یہ سب اسی ذات جمع کمالات کیلئے پیدا کی گئی ہیں۔ ؎۲

مزید لکھتے ہیں:

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تمام معلومات غیبیہ ولدنیہ پر محیط ہے۔ ؎۳

ایک اور بریلوی ارشاد کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کو بھی جانتے اور تمام موجودات، مخلوقات ان کے جمیع اموال کو تمام وکمال جانتے ہیں۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل میں کوئی شیء کسی حال میں ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی نہیں۔ ؎۴

---

(۱) الدولۃ المکیۃ ص ۲۱۰

(۲) الکلمۃ العلیا لاعلاء علم المصطفیٰ نعیم الدین مرادآبادی ص ۱۴

(۳) ایضاً ۵۶

(۴) تسکین الخواطر فی مسألۃ الحاضر والناظر، احمد سعید کاظمی ص ۶۵

Www.IslamicBooks.Website

ایک اور بریلوی منکراس پر بھی سبقت لے جاتے ہوئے یوں گویا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم غیب بخشا کہ آپ پتھر کے دل کا حال بھی جانتے تھے تو ان سرکار کو اپنے عشاق انسانوں کے دلوں کا پتہ کیوں نہ ہوگا۔ [۱]

مزید ارشاد ہوتا ہے:

جس جانور پر سرکار قدم رکھیں اس کی آنکھوں سے حجاب اٹھادئے جاتے ہیں جس دل کے سر پر حضور کا ہاتھ ہو اس پر سب غائب و حاضر کیوں نہ ظاہر ہوجائے۔ [۲]

خود امام بریلویت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذات پر جھوٹ باندھتے ہوئے فرماتے ہیں:

صحابہ کرام یقین کے ساتھ حکم لگاتے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے۔ [۳]

قرآن کریم کی صریح مخالفت کرتے ہوئے بریلویت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچ مخفی امور کا بھی علم تھا جو قرآنی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔

---

(۱) مواعظ نعیمیہ، اقتدار

(۲) ایضاً ص ۳۶۴، ۳۶۵

(۳) خالص الاعتقاد ص ۲۸

Www.IslamicBooks.Website

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اللہ عنده علم الساعة و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر۔ ۱

تحقیق علم قیامت اللہ کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹوں کے بیچ ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا تحقیق اللہ خبر دار ہے۔

اللہ یعلم ماتحمل کل انثی و ماتغیض الارحام وما تزداد وکل شیء عنده بمقدار عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال۔ ۲

اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ اٹھاتی ہے ہر عورت اور جو کچھ کہ کم کرتے ہیں رحم اور جو کچھ بڑھاتے ہیں اور ہر چیز نزدیک اس کے اندازے پر ہے۔ جاننے والا ہے پوشیدہ کا اور ظاہر کا بڑا بلند۔

ان الساعة آتیة اکاد اخفیها لتجزیٰ کل نفس بما تسعیٰ۔ ۳

تحقیق قیامت آنے والی ہے نزدیک ہے کہ چھپاڈالوں پس اس کو تو کہ بدلا دیا جائے ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کرتا ہے

---

(۱) سورہ لقمان آیت ۳۴

(۲) سورہ رعد آیت ۹،۸

(۳) سورہ طٰہٰ آیت ۱۵

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

یسئلونك عن الساعة ایان مرسٰها ۔ قل انما علمها عند ربی لایجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السمٰوات والارض لاتاتیکم الا بغتة یسألونك كأنك خفی عنها قل انما علمها عند الله ولكن اكثر الناس لایعلمون ۔[۱]

یہ لوگ آپ سے قیامت کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس میرے پروردگار ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر اسے کوئی نہ ظاہر کرے گا بجز اس (اللہ) کے بھاری (حادثہ) ہے وہ آسمانوں اور زمین وہ تم پر محض اچانک ہی آپڑے گی آپ سے دریافت کرتے بھی ہیں تو (اس طرح کہ) گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بھی) نہیں جانتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یسألونك عن الساعة قل انما

(یہ) لوگ آپ سے قیامت کے بارے

(۱) سورہ اعراف آیت ۱۸۷

Www.IslamicBooks.Website

علمها عند الله ۔ [1] میں دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے اس کا علم تو بس اللہ ہی کو ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

هو الذی خلقكم من طين ثم قضىٰ اجلا و اجل مسمى عنده ثم انتم تمترون۔ [2] وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر ایک وقت مقرر کیا اور متعین وقت اسی کے علم میں ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو۔

اس طرح کی بہت سی آیات قرآنیہ ہیں۔

وعنده علم الساعة واليه ترجعون۔ [3] اور اسی کو قیامت کی خبر ہے اور اسی کی طرف (تم سب) واپس کئے جاؤ گے۔

عنده مفاتيح الغيب لايعلمها الا هو ۔ [4] اور اس کے پاس ہیں غیب کے خزانے انہیں بجز اس کے کوئی نہیں جانتا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان میں واضح کردیا ہے کہ یہ غیبی امور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں، چنانچہ مشہور حدیث

---

(۱) سورہ احزاب آیت ۶۳

(۲) سورہ انعام آیت ۲

(۳) سورہ زخرف آیت ۸۵

(۴) سورہ انعام آیت ۵۹

Www.IslamicBooks.Website

جبرئیل اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے قیامت کے متعلق دریافت فرمایا تو آپ نے جواب دیا ماالمسؤل عنھا باعلم من السائل وسأخبرك عن اشراطھا اذا ولدت الامة ربھا۔ الخ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان اللّٰه عنده علم الساعة ۔ الآیه۔ (۱)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(۱) رحم مادر میں جو کچھ ہے (۲) آنے والے کل کے واقعات

(۳) بارش ہوگی یا نہیں (۴) موت کہاں آئے گی

(۵) قیامت کب قائم ہوگی۔ (۲)

مزید برآں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی وفات کے ایک ماہ قبل ارشاد فرمایا:

تم مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہو حالانکہ اس کا علم تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کسی کو نہیں۔ (۳)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس نہیں۔

وقتِ قیامت، نزول بارش، مافی الارحام، واقعات مستقبل اور مقام

---

(۱) رواہ البخاری

(۲) بخاری، مسلم، مسند احمد (۳) مسلم

Www.IslamicBooks.Website

موت، ۱

آیات قرآنیہ اور اس مفہوم کی بہت ساری احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں مگر بریلوی حضرات تعلیمات نبویہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے بالکل اس کے برعکس عقیدہ رکھتے ہیں۔

چنانچہ احمد رضا بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اسی کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان پانچویں غیبوں کا علم دے دیا۔ ۲

مزید ارشاد ہوتا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچوں غیبوں کا علم تھا مگر آپ کو ان سب کو مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا'' ۳

ایک دوسرے بریلوی کا ارشاد سنئے، لکھتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام گزشتہ اور آئندہ واقعات جو لوح محفوظ میں ہیں ان کا بلکہ ان سے بھی زیادہ کا علم ہو گیا۔ آپ کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی'' ۴

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

---

(۱) مسند احمد، ابن کثیر، فتح الباری

(۲) خالص الاعتقاد بریلوی ص ۵۳

(۳) خالص الاعتقاد ص ۵۶ (الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ ص ۱۴۲

(۴) جاء الحق ص ۴۳

Www.IslamicBooks.Website

حضور علیہ السلام مخلوق کے پہلے کے حالات جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے مخلوقات کو پیدا کرنے کے پہلے کے واقعات اور ان کے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں، قیامت کے احوال، مخلوق کی گھبراہٹ اور رب تعالیٰ کا غضب وغیرہ۔

حضور علیہ السلام لوگوں کے حالات کو مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور ان کے حالات جانتے ہیں، ان کے حالات ان کے معاملات اور ان کے قصے وغیرہ۔

اور ان کے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں آخرت کے احوال، جنت ودوزخی لوگوں کے حالات، اور وہ لوگ حضور علیہ السلام کے معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جانتے مگر اسی قدر جتنا کہ حضور چاہیں۔ اولیاء اللہ کا علم علمِ انبیاء کے سامنے ایسا ہے جیسے ایک قطرہ سات سمندروں کے سامنے اور انبیاء کا علم حضور علیہ السلام کے علم کے سامنے اسی درجہ کا ہے۔ (۱)

اور سنئے:

"حضور علیہ السلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور ان کے حالات ونیات اور ارادے اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں" (۲)

ایک اور صاحب فرماتے ہیں:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں رہ کر ذرے ذرے کا مشاہد فرمارہے ہیں" (۳)

---

(۱) جاء الحق ص ۵۰-۵۱

(۲) خاص الاعتقاد ص ۳۹، جاء الحق ص ۱۵۱

(۳) مواعظ نعیمیہ احمد یار ص ۳۲۶

Www.IslamicBooks.Website

بریلویت کا ایک پیروکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

''میرا علم میری وفات کے بعد اسی طرح ہے جس طرح میری زندگی میں تھا'' [۱]

اسی پر بس نہیں، جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی، غیوب خمسہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف یہ کہ خود ان باتوں کا علم ہے بلکہ آپ جسے چاہیں عطا کر دیں'' [۲]

ایک اور بریلوی ارشاد کرتے ہیں

قرآنی آیت (وھو بکل شیء علیم) سے مراد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کو جانتے ہیں'' [۳]

ملاحظہ فرمایئے! قرآن کریم کی تحریف کرتے ہوئے ان مدعیان علم وفضل کو ذرا سا بھی خوف خدا محسوس نہیں ہوتا ؎

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

غیوب خمسہ کا علم فقط نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک محدود نہیں ہے بلکہ آپ کی امت میں سے بہت سارے افراد بھی اس صفت الٰہیہ میں آپ کے شریک ہیں،

---

(۲) خالص الاعتقاد بریلوی ص ۱۴

(۳) خالص الاعتقاد بریلوی ص ۱۴

(۴) تسکین الخواطر کاظمی بریلوی ص ۵۲، ۵۳

Www.IslamicBooks.Website

چنانچہ امام بریلویت جناب احمد رضا صاحب بریلوی نقل کرتے ہیں:

"قیامت کب آئے گی، مینہ کب، کہاں اور کتنا برسے گا، مادہ کے پیٹ میں کیا ہے، کل کیا ہوگا، فلاں کہاں مرے گا یہ پانچوں غیب جو آیت کریمہ میں مذکور ہیں ان سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیوں کر یہ چیزیں حضور سے پوشیدہ ہوسکتی ہیں، حالانکہ حضور کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں، اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے، غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شئ انہیں سے ہے۔" [1]

مزید سنئے اور اندازہ لگایئے! شیطان نے صریح قرآنی آیات کے مقابلے میں انہیں بصارت وبصیرت سے کس طرح محروم کررکھا ہے، یہ لوگ اتباع شیطان کو دین کا نام دے کر خود بھی گمراہی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اور سادہ لوح عوام کی گمراہی کا سبب بھی بنے ہوئے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

"ان پانچوں غیبوں کا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں کر چھپا ہے حالانکہ حضور کی امت مرحومہ میں کوئی صاحبِ تصرف تصرف نہیں کرسکتا جب تک ان پانچوں کو نہ جانے، تو اے منکرو! ان کلاموں کو سنو، اور اولیاء اللہ کی تکذیب نہ کرو" [2]

ملاحظہ فرمایئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور اس کی دلیل

---

(۱) خالص الاعتقاد ص ۵۳-۵۴

(۲) خالص الاعتقاد ص ۵۴، الدولۃ المکیۃ ص ۴۸

Www.IslamicBooks.Website

نہ قرآنی آیت، نہ حدیث نبوی، بلکہ دلیل اور حجت و برہان یہ ہے کہ اولیاء کرام کو غیب کا علم ہے اور چونکہ اولیاء غیب دان ہیں اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی عالم الغیب ہیں یہ ہیں وہ "منطقی دلائل" جن پر ان کے عقائد کی عمارت ایستادہ ہے۔

"وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت"

ایک اور دلیل سنئے:

"ہم نے ایسی جماعتوں کو دیکھا کہ جنہوں نے جان لیا کہ کہاں مریں گے اور حالت حمل میں اس سے پہلے یہ معلوم کرلیا کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی، کہیئے! اب بھی آیت کے معنی معلوم ہوئے یا کچھ تردد باقی ہے۔"[1]

یعنی اگرچہ آیت کریمہ میں بڑی وضاحت سے مذکور ہے کہ ان غیبی امور کو اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں جانتا، مگر چونکہ بریلوی حضرات میں ایسے اصحاب معرفت اور اہل اللہ موجود ہیں جنہیں ان باتوں کا پہلے سے علم ہوجاتا ہے، لہذا بلاتردد یہ جاننا پڑے گا کہ علم غیب غیر اللہ کو بھی حاصل ہے اس عقیدے کیلئے اگر قرآنی مفہوم میں تبدیلی بھی کرنا پڑے تو بریلوی مذہب میں جائز ہے:

خوف خدائے پاک دلوں سے نکل گیا

آنکھوں سے شرم سرور کون و مکاں گئی

"اذا لم تستح فاصنع ماشئت"

واضح دلائل کے بعد اگر اب بھی آپ کو تردد ہے تو ایک دلیل سن لیجیئے۔ بریلویت کے ایک امام نقل کرتے ہیں:

---

(۱) خالص الاعتقاد بریلوی ص ۵۳، الکلمۃ العلیا مراد آبادی ص ۳۵

Www.IslamicBooks.Website

''میں نے اولیاء سے یہ بہت سنا ہے کہ کل کو مینہ برسے گا یا رات کو، پس برستا ہے یعنی اس روز کہ جس روز کی انہوں نے خبر دی۔

میں نے بعض اولیاء سے یہ بھی سنا کہ مافی الرحم کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ انہوں نے جیسی خبر دی ویسا ہی وقوع میں آیا'' (۱)

اگر اب بھی کوئی شک باقی ہو تو ایک حکایت سن لیجئے تا کہ قرآنی آیات اور نبوی تعلیمات کے مطالعہ کے بعد آپ کے عقائد میں جو''فساد'' پیدا ہو گیا ہے اس کی اصلاح ہو جائے۔

جناب احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

''ایک دن شیخ مکارم رضی اللہ عنہ نے کہا: عنقریب یہاں تین اشخاص آئیں گے اور وہ یہیں پہ مریں گے، فلاں اس طرح اور فلاں اس طرح، تھوڑی مدت گزری تھی کہ تینوں اشخاص آ گئے اور پھر ان کی موت بھی وہیں واقع ہوئی اور جس طرح انہوں نے بیان کیا تھا اس طرح ہوئی (ملخصاً) (۲)

یہ ہیں ان کے باطل شکن دلائل جنہیں تسلیم نہ کرنا اولیاء کرام کی گستاخی ہے۔ اور واضح دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے جناب احمد رضا بریلوی شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے:

---

(۱) الکلمۃ العلیا ص ۹۴-۹۵

(۲) الدولۃ المکیہ از بریلوی ص ۱۹۴

Www.IslamicBooks.Website

"آفتاب طلوع نہیں کرتا، یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے، نیا سال جب جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، نیا ہفتہ جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ بھی اس میں ہونے والا ہے، نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے، مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و شقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے پیش نظر ہے۔ بس اللہ عزوجل کے علم ومشاہدہ سے دریاؤں میں غوطہ زن ہوں۔

میں تو سب پر محبت الٰہی ہوں، بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور میں حضور کا وارث ہوں۔ [1]

کذب وافتراء کی ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

"حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میری زبان پر شریعت کی نوک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ اپنے گھروں میں اندوختہ کر کے رکھتے ہو، تم میرے سامنے شیشے کی مانند ہو میں تمہارا ظاہر وباطن سب دیکھ رہا ہوں۔ [2]

بریلویت کا ایک پیرو کار کہتا ہے:

دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں ۔۔۔ عیاں تم پہ سب بیش وکم غوث اعظم [3]

---

(۱) الامن والعلی بریلوی ص ۱۰۹۔ (ایضاً الکلمۃ العلیا) مرادآبادی ص ۶۷، خالص الاعتقاد بریلوی ص ۴۹

(۲) خالص الاعتقاد ص ۴۹

(۳) باغ فردوس ایوب رضوی بریلوی ص ۴۰

Www.IslamicBooks.Website

علم غیب چند مخصوص اولیاء تک ہی محدود نہیں بلکہ سارے پیر اور مشائخ اس میں شامل ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"آدمی کامل نہیں ہوتا جب تک اس کو اپنے مرید کی حرکتیں اس کے آباء کی پیٹھ میں نہ معلوم ہوں یعنی جب تک یہ نہ معلوم کرلے کہ یوم اَلست سے کس کس پیٹھ میں ٹھہرا اور اس نے کس وقت حرکت کی یہاں تک کہ اس کے جنت یا دوزخ میں قرار پکڑنے تک کے حالات جانے" (1)

جناب احمد رضا بریلوی کا فرمان سنئے:

"کامل کا دل تمام عالم علوی وسفلی کا بروجہ تفصیل آئینہ ہے" (2)

یعنی مرد کامل دنیا و آخرت کے تمام واقعات وشواہد کی تفصیل سے واقف ہوتا ہے، زمین و آسمان میں رونما ہونے والا کوئی واقعہ اس کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوتا اسے ہر ظاہر و خفی کا علم ہوتا ہے۔

اللہ، ذرا غور کیجئے کیا یہ عقیدہ اسلامی عقیدہ کہلا سکتا ہے؟

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اس قسم کی خرافات وترہات کی نشرو اشاعت کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے اپنے آپ پر علم و معرفت کا لیبل چسپاں کرنے میں ذرا سی بھی خفت محسوس نہیں کرتے۔

مزید ارشاد ہوتا ہے:

"مرد وہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے آسمان و جنت

(۱) الکلمۃ العلیا مرادآبادی ص ۷۹، تسکین الخواطر کاظمی ص ۱۴۶، جاء الحق ص ۸۷۔

(۲) خالص الاعتقاد ص ۵۱

Www.IslamicBooks.Website

ونار یہ چیزیں محدود ومقید کرلیں، مردوہ ہے جس کی نگاہ تمام عالم کے پار گزر جائے۔ یعنی مکمل علم غیب کے حصول کے بغیر کوئی شخص ولی اللہ نہیں ہوسکتا۔

اور سنئے:

"ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں مومن کامل کی وسعت نگاہ میں ایسے ہیں جیسے ایک لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔" [1]

ایک اور بریلوی یوں سخن طراز ہیں:

"کامل بندہ چیزوں کی حقیقتوں پر مطلع ہوجاتا ہے اور اس پر غیب اور غیب الغیب کھل جاتے ہیں" [2]

غیب الغیب سے کیا مراد ہے؟ یہ ماہرین بریلویت ہی بتلا سکتے ہیں۔

مزید برآں بہت سی حکایات واساطیر بھی ان کی کتب میں ملتی ہیں جن سے استدلال کرتے ہیں کہ اولیاء سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، انہیں ہر صغیر وکبیر کا علم ہے، ہم بعض حکایات ایک مستقل کتاب میں بیان کریں گے۔ ایسے واقعات سے بھی ان کی کتب بھری پڑی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء کے حیوانات اور مویشیوں کو بھی غیب کا علم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام خرافات اور شرکیہ عقائد سے محفوظ رکھے (آمین)

جہاں تک کتاب وسنت کی نصوص کا تعلق ہے ان میں صراحۃً اس عقیدے کی تردید کی گئی ہے۔

---

(۲) خالص الاعتقاد ص۵۲

(۱) جاء الحق ص ۸۵

Www.IslamicBooks.Website

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وللہ غیب السمٰوات والارض وما امر الساعة الا کلمح البصر او ھو اقرب ۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شیء قدیر ۔ ۱

اور اللہ ہی کے لئے (خاص) ہیں آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ باتیں اور قیامت کا معاملہ بھی ایسا ہوگا جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلد تر بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی کے لئے (علم) غیب آسمانوں اور زمینوں کا ہے، وہ کیا ہے کچھ دیکھنے والا ہے اور کیا کچھ سننے والا۔

ان اللّٰہ عالم غیب السمٰوات والارض انہ علیم بذات الصدور ۔ ۲

بیشک اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا بیشک وہی جاننے والا ہے دلوں کی باتوں کا۔

یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بہ علما ۔ ۳

وہ جانتا ہے سب کے اگلے اور پچھلے حالات کو اور (لوگ) اس کا (اپنے) علم سے احاطہ نہیں کر سکتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو بتادیں:

---

(۱) سورہ نحل آیت ۷۷

(۲) سورہ فاطر آیت ۳۸

(۳) سورۃ الکہف آیت ۲۶

Www.IslamicBooks.Website

قل لااملك لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء الله ولو كنت اعلم الغیب لاستكثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون۔ [1]

آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی ہی ذات کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا اللہ چاہے اور میں غیب کو جانتا رہتا تو (اپنے لئے) بہت سے نفع حاصل کرلیتا اور کوئی مضرت مجھ پر واقع نہ ہوتی میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

قل لااقول لكم عندی خزائن الله ولا اعلم الغیب ولا اقول لكم انی ملك ان اتبع الا ما یوحی الی قل هل یستوی الاعمیٰ والبصیر افلا تتفكرون۔ [2]

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ تو نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس آتی ہے آپ کہیئے کہ اندھا اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتے ہیں تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

---

(۱) سورہ اعراف آیت ۱۸۸

(۲) سورہ انعام آیت ۵۰

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو متنبہ اور مخلوق کو خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے۔

یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك تبتغی مرضات ازواجك واللہ غفور رحیم۔(1)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے اسے آپ کیوں حرام کر رہے ہیں اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ بڑا مغفرت والا اور بڑا رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی اپنے اس فرمان میں نفی کی ہے :

ومن اھل المدینة مردوا علی النفاق لا تعلمھم نحن نعلمھم۔(2)

کچھ مدینہ والوں میں سے (ایسے) منافق ہیں (کہ) نفاق میں اڑ گئے ہیں آپ (بھی) انہیں نہیں جانتے ہم ہی انہیں جانتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عفا اللہ عنك لم اذنت لھم حتی یتبین لك الذین صدقوا

اللہ نے آپ کو معاف کردیا (لیکن) آپ نے ان کو اجازت کیوں دے دی

---

(۱) سورہ تحریم آیت ۱

(۲) سورہ توبہ آیت ۱۰۱

Www.IslamicBooks.Website

وتعلم الکاذبین۔ [1] تھی جب تک کہ آپ پر سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو جان لیتے

جس طرح اللہ نے اپنے رسولوں سے علم غیب کی نفی کی اور ارشاد فرمایا:

یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لاعلم لنا انک انت علام الغیوب۔ [2]

جس دن اللہ پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم کو علم نہیں چھپی ہوئی باتوں کو خوب جاننے والا تو بس تو ہی ہے۔

جیسا کہ اللہ نے اپنے اس قول میں فرشتوں کے علم غیب کی نفی کی ہے:

قالوا سبحنک لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ [3]

وہ بولے تو پاک ذات ہے ہمیں تو کچھ علم نہیں مگر ہاں رہی جو تو نے ہمیں علم دے دیا بے شک تو ہی ہے بڑا علم والا حکمت والا۔

اسی طرح انبیاء ورسل کے واقعات وشواہد بھی اسی بات کی بین دلیل ہیں کہ انھیں غیب کا علم نہیں تھا اور خود سیرت نبویہ کے واقعات بھی اس پر دلالت کناں ہیں۔

---

(۱) سورہ توبہ آیت ۴۳

(۲) سورہ مائدہ آیت ۱۰۹

(۳) سورہ بقرہ آیت ۳۲

Www.IslamicBooks.Website

مثلاً ستر قراء کی شہادت کا واقعہ، بیعت رضوان، واقعہ افک، کھجور کی پیوند والا واقعہ اور حادثہ عرنیین وغیرہ ان تمام واقعات وجزئیات پر ذرا سا بھی غور کر لینے سے یہ بات واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ علم غیب فقط اللہ تعالیٰ کی ذات تک ہی محدود ہے اور اس کی اس صفت میں کوئی نبی وولی اس کا شریک اور ساجھی نہیں ہے۔

لیکن بریلوی قوم کو یہ اصرار ہے کہ تمام انبیائے کرام اور بزرگان دین اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں اس کے شرکاء ہیں اور جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ ان کا گستاخ ہے، حتی کہ بریلوی حضرات نے مختلف من گھڑت واقعات سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ احمد رضا کو اپنی موت کے وقت کا پہلے ہی علم تھا۔ [۱]

انبیاء واولیاء کی شان میں غلو سے کام لینا اور ان کے لئے وہ صفات واختیارات ثابت کرنا جو فقط رب کائنات کے ساتھ ہی مخصوص ہیں ان کا احترام نہیں بلکہ قرآن وحدیث سے صریح بغاوت ہے، اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جو مجھے رتبہ عطا فرمایا ہے میری ذات کو اس سے نہ بڑھاؤ۔ [۲]

''میری ذات کے بارے میں غلو ومبالغہ سے کام نہ لو جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔ [۳]

---

(۱) وصایا شریف ص ۷

(۲) احمد، بیہقی

(۳) مجمع الفوائد

Www.IslamicBooks.Website

اور جب مدینہ منورہ میں کسی بچی نے ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا ہمارے اندر ایسا نبی موجود ہے جو آنے والے کل کے واقعات کو جانتا ہے تو یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فوراً ٹوکا اور اس شعر کو دوبارہ دہرانے سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ (لایعلم مافی غد الا اللہ) ہونے والے واقعات کی خبر اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کو نہیں۔‘‘ [1]

اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سچا ہے یا یہ راہنمایان بریلویت؟

فیصلہ کرنے سے قبل ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا صریح، واضح اور ارشاد بھی سن لیجئے۔

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں وہ جھوٹا ہے، غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کو نہیں ہے۔ [2]

قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس واضح ارشاد کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نہ صرف تمام انبیائے کرام بلکہ بزرگان دین بھی غیب جانتے ہیں تو آپ ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کا شریعت اسلامیہ سے کیا تعلق ہے؟

---

(۱) ابن ماجہ

(۲) بخاری کتاب التوحید

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بریلوی حضرات کے بہت سے ایسے عقائد ہیں جن کا قرآن وحدیث سے کوئی واسطہ و ناطہ نہیں اس کے باوجود بھی یہ لوگ خود کو اہل سنت کہلانا پسند کرتے ہیں اور اس میں ذراسی بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔

چنانچہ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور کا حصہ ہیں، یہ لوگ آپ کو دائرہ انسانیت سے خارج کر کے نوری مخلوق میں داخل کر دیتے ہیں۔

یہ غیر عقلی اور غیر منطقی عقیدہ ہے اور عام آدمی کے فہم سے بالاتر ہے، شریعت اسلامیہ سادہ اور عام فہم شریعت ہے اس قسم کے ناقابل فہم اور خلاف عقل عقائد سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

لہذا قرآنی آیات میں اس بات کی واضح تصریح موجود ہے کہ آپ بشر تھے اور اسی طرح قرآن ہمیں یہ بھی بتلاتا ہے کہ کفار سابقہ انبیاء ورسل کی رسالت پر جو اعتراضات کرتے تھے ان میں ایک اعتراض یہ تھا کہ وہ کہتے ہیں یہ کس طرح ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر کو اپنی ترجمانی کے لئے منتخب فرمالیا ہو اور اس کے سر پر تاج نبوت رکھ دیا ہو، اس کام کے لئے ضروری تھا کہ اللہ نوری مخلوق میں سے کسی فرشتے کو منتخب فرماتا، تو گویا انبیاء ورسل کی بشریت کو اللہ تعالیٰ نے کفار کی ہدایت میں مانع قرار دیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ثابت ہوا کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ کوئی بشر رسول نہیں ہوسکتا عقیدۂ کفار تھا، فرق صرف اتنا ہے کہ کفار کہتے تھے کہ بشریت رسالت کے منافی ہے۔

اور بریلویت کے پیروکار یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسالت بشریت کے منافی ہے۔ بہر حال اس حد تک دونوں شریک ہیں کہ بشریت و رسالت کا اجتماع ناممکن ہے۔

اب اس سلسلے میں قرآن کی آیات ملاحظہ فرمایئے :

وما منع الناس ان یومنوا اذ جاءھم الھدی الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا۔ (۱)	اور نہیں منع کیا لوگوں کو یہ ایمان لاویں جس وقت آئی ان کے پاس ہدایت مگر یہ کہ کہا انہوں نے بھیجا اللہ نے آدمی کو پیغام پہنچانے والا۔

پھر اللہ نے اس کی اپنے اس قول کے ساتھ تردید کی :

قل لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا قالوا ان انتم الا بشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما کان یعبد آباؤنا فاتونا بسلطان مبین۔ (۲)	کہہ اگر ہوتے بیچ زمین کے فرشتے چلا کرتے آرام سے البتہ اتارتے ہم اوپر ان کے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانے والا۔ کہا انہوں نے نہیں تم مگر آدمی مانند ہمارے ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ بند کرو ہم کو اس چیز سے کہ تھے

(۱) سورہ اسراء آیت ۹۴

(۲) سورہ بنی اسرائیل آیت ۹۵ و سورہ ابراہیم آیت ۱۰

Www.IslamicBooks.Website

عبادت کرتے باپ ہمارے پس لے
آؤ ہمارے پاس دلیل ظاہر۔

پیغمبروں نے اپنی بشریت کا ثبوت دیتے ہوئے انکی تردید کی :

قالت لهم رسلهم ان نحن الا بشر مثلكم ولكن الله يمن على من يشاء من عباده ۔(۱)

کہا واسطے ان کے پیغمبروں ان کے نے نہیں ہم مگر آدمی مانند تمہاری ولیکن اللہ احسان کرتا ہے اوپر جس کے چاہے اپنے بندوں سے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل انطاکیہ کے متعلق حکایت بیان فرمائی ہے :

واضرب لهم مثلا اصحاب القرية اذ جاء ها المرسلون، اذا رسلنا اليهم اثنين فكذبوهما فعززنا بثالث فقالوا انا اليكم مرسلون قالوا ماانتم الا بشر مثلنا۔(۲)

اور بیان کر واسطے ان کے ایک مثال رہنے والے گاؤں کی جس وقت کہ آئے ان کے پاس بھیجے ہوئے جب بھیجے ہم نے طرف ان کی دو پیغمبر پس جھٹلایا انہوں نے ان دونوں کو پس قوت دی ہم نے ساتھ تیسرے کے پس کہا انہوں نے تحقیق ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ۔ انہوں نے کہا نہیں ہو تم مگر ہمارے جیسے بشر۔

---

(۱) سورہ ابراہیم آیت ۱۱

(۲) سورۃ یٰسین آیت ۱۳-۱۴

Www.IslamicBooks.Website

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کی حکایت بیان فرمائی :

ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ھارون بایاتنا وسلطان مبین الیٰ فرعون وملائہ فاستکبروا وکانوا قوما عالین ، فقالوا انؤمن لبشرین مثلنا۔ (1)	پھر بھیجا ہم نے موسیٰ کو اور بھائی اس کے ہارون کو ساتھ نشانیوں اپنی کے اور معجزے ظاہر کے طرف فرعون کی اور سرداروں اس کے کی پس تکبر کیا انہوں نے اور تھے قوم سرکش۔
فقال الملأ الذین کفروا من قومہ ما ھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم ولوشاء اللہ لانزل ملائکۃ ماسمعنا بھذا فی آبائنا الاولین ان ھو الا رجل بہ جنۃ فتربصوا بہ حتی حین ۔ (2)	تو ان کی قوم میں جو کافر رئیس تھے کہنے لگے یہ (شخص) اور ہے کیا بجز اس کے کہ تمہارے ہی جیسا انسان ہے چاہتا ہے کہ تم سے برتر ہوکر رہے اور اگر خدا (بھی) چاہتا ہے تو وہ فرشتوں کو بھیجتا ہم نے یہ بات اپنے پہلے بڑوں سے تو سنی ہی نہیں۔
ما ھذا الا بشر مثلکم یاکل مما تأکلون منہ ویشرب مما تشربون ولئن اطعتم بشرا	کہ یہ تو بس تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں وہی کھاتے ہیں جو تم کھاتے ہو وہی پیتے ہیں جو تم پیتے ہو اور اگر تم نے اپنے

(۱) سورہ مومنون آیت ۴۵-۴۶-۴۷

(۲) سورہ مومنون آیت ۲۴_۲۵

Www.IslamicBooks.Website

مثلکم انکم اذالخسرون ۔ ؎۱	ہی جیسے بشر کی راہ قبول کر لی تو تم نرے گھاٹے ہی میں رہے۔

اور اصحاب ایکہ نے بھی حضرت شعیب علیہ السلام کو اسی طرح کہا تھا:

وما انت الا بشر مثلنا وان نظنك لمن الكاذبين۔ ؎۲	اور تم بھی کیا ہو بجز ہمارے ہی جیسے ایک آدمی کے اور ہم تم کو جھوٹوں میں سمجھتے ہیں۔

اور کفار مکہ نے بھی اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا:

واسرّوا النجوی الذین ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم أفتأتون السحر وانتم تبصرون۔ ؎۳	اور یہ لوگ یعنی ظلم کار اپنی سرگوشیوں کو چھپاتے رہتے ہو کہ یہ تو محض تم جیسے ایک آدمی ہیں تو کیا تم جادو (کی بات) سننے کو جاؤ گے درآنحالیکہ تم سوجھ بوجھ رکھتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے اس فرمان کے ساتھ جواب دیا:

وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحى اليهم فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون۔ ؎۴	اور ہم نے آپ سے پہلے مردوں ہی کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے جن پر ہم وحی کرتے رہے ہیں سو تم اہل کتاب سے پوچھ کر دیکھو اگر تم علم نہیں رکھتے۔

---

(۱) ایضاً آیت ۳۳-۳۴

(۲) سورہ شعراء آیت ۱۸۶

(۳) سورہ انبیاء آیت ۳

(۴) سورہ انبیاء آیت ۷

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ آپ لوگوں کو کہیں:

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد۔[1]

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمہارے ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس تو بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔[2]

آپ کہہ دیجئے کہ پاک ہے اللہ میں بجز ایک آدمی (اور) رسول کے اور کیا ہوں۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم۔[3]

حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان مسلمانوں پر کیا جب کہ انہی میں سے ایک پیغمبر ان میں بھیجا۔ بے شک تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ہیں تمہاری ہی جنس میں سے۔

اور فرمایا:

کما ارسلنا فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم آیاتنا۔[4]

(اسی طرح) جیسے ہم نے تمہارے درمیان ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تمہارے روبرو ہماری آیتیں پڑھتا ہے

---

(۱) سورہ کہف آیت ۱۱۰، سورہ فصلت آیت ۶

(۲) سورہ بنی اسرائیل آیت ۹۳

(۳) سورہ آل عمران آیت ۱۶۴

(۴) سورہ برائت آیت ۱۲۸

Www.IslamicBooks.Website

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق ان کو فرمایا:

انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی - ۱؎

اس مسئلہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فیصلہ بھی سن لیجئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر کے سوا کوئی دوسری مخلوق نہ تھے اپنے کپڑے دھوتے اپنی بکری کا دودھ دوہتے اور اپنی خدمت آپ کرتے تھے۔ ۲؎

اور خود بریلویوں کے خاں صاحب نے بھی اپنی کتاب میں ایک روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ہر شخص کی ناف میں اس مٹی کا کچھ حصہ موجود ہے جس سے اس کی تخلیق ہوئی ہے اور اسی میں وہ دفن ہوگا اور میں، ابوبکر اور عمر ایک مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں اور اس میں دفن ہوں گے۔ ۳؎

یہ ہیں قرآنی تعلیمات اور ارشادات نبویہ، منکرین کے عقائد کے بالکل برعکس۔ بریلوی حضرات انبیاء ورسل کی نبوت ورسالت کا انکار تو نہ کر سکے مگر انہوں نے کفار ومشرکین کی تقلید میں ان کی بشریت سے انکار کر دیا حالانکہ انسانیت کو رسالت کے قابل نہ سمجھنا انسانیت کی توہین ہے اور اس عقیدے کے بعد انسان اشرف المخلوقات سے افضل بھی ہو اور پھر اس میں نبوت ورسالت کی اہلیت بھی موجود نہ ہو، مگر بریلویت چونکہ ایسے متضاد افکار اور خلاف فطرت عقائد

---

(۳) بخاری

(۴) شمائل ترمذی، فتح الباری

(۱) فتاویٰ افریقیہ ص ۸۵، ۱۳۳۶ھ

Www.IslamicBooks.Website

کے مجموعے کا نام ہے جنہیں سمجھنا عام انسان کے بس سے باہر ہے اس لئے اس کے پیروکاروں کے ہاں اس فہم کے عقائد اکثر ملیں گے۔

ان عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور خداوندی کا حصہ سمجھتے ہیں چنانچہ بریلویت کے ایک امام لکھتے ہیں:

''رسول اللہ کے نور سے ہیں اور ساری مخلوق آپ کے نور سے ہے''۔[1]

مزید ارشاد ہوتا ہے:

''بے شک اللہ ذات کریم نے صورت محمدی کو اپنے نام پاک بدیع اور قادر سے بیباک اور کروڑہا سال ذات کریم اسی صورت محمدی کو دیکھتا رہا۔ اپنے اسم مبارک منان اور قاہر سے پھر تجلی فرمائی اس پر اپنے اسم پاک لطیف، غافر سے۔[2]

خود بانیٔ بریلویت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار میں بہت سے رسالے تحریر کئے ہیں ان میں سے ایک رسالے کا نام ہے (صلوٰۃ الصفافی نورالمصطفیٰ) اس کا خطبہ انہوں نے شکستہ عربی میں لکھا ہے اس کا اسلوب عجیب وغریب اور ناقابل فہم ہے اس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

اے اللہ تیرے لئے سب تعریفیں ہیں تو نوروں کا نور ہے سب نوروں سے پہلے نور سب نوروں کے بعد نور اے وہ ذات جس کے لئے نور ہے جس کے ساتھ نور ہے جس سے نور ہے جس کی طرف نور ہے اور جو خود نور ہے درود

---

(۱) مواعظ نعیمیہ، احمد یار بریلوی ص ۱۴۔

(۲) فتاویٰ نعیمیہ ص ۳۷

Www.IslamicBooks.Website

وسلامتی اور برکتیں نازل فرما اپنے روشن نور پر جسے تو نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور پھر اس کے نور سے ساری مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ اور سلامتی فرما اس کے نور کی شعاعوں پر اس کی آل۔ اصحاب اور اس کے چاندوں پر۔ [1]

اس غیر منطقی اور بعید از فہم خطبے کے بعد انہوں نے ایک موضوع اور خود ساختہ روایت سے استدلال کیا ہے:

حافظ عبدالرزاق کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انھوں نے مصنف عبدالرزاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے نور قدرت الٰہی سے جہاں خدا نے چاہا دور کرتا رہا اس وقت لوح وقلم، جنت، دوزخ، فرشتگان، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ نہ تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے فرمائے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے کے چار حصے کئے ......الحدیث'' [2]

یہ موضوع حدیث نقل کرنے بعد لکھتے ہیں:

''اس حدیث کو امت نے قبول کرلیا ہے اور امت کا قبول کرلینا وہ شیء عظیم ہے جس کے بعد کسی سند کی حاجت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو بھی

(۱) رسالۃ ''صلوٰۃ الصفا'' بریلوی مندرجہ ''مجموعۃ رسائل'' ل ص ۲۳

(۲) رسالۃ ''صلوٰۃ الصفا'' بریلوی مندرجہ ''مجموعۃ رسائل'' ص ۲۳

Www.IslamicBooks.Website

حرج نہیں نہیں کرتی۔'' [2]

خاں صاحب بریلوی اس امت سے کون سی امت مراد لے رہے ہیں؟ اگر ان سے مراد خاں صاحب جیسے اصحاب ضلال اور گمراہ لوگوں کی امت ہے تو خیر! اور اگر ان کی اس سے مراد علماء و ماہرین حدیث ہے تو ان کے متعلق تو ثابت نہیں ہوتا کہ انہوں نے اس حدیث کو قبول کیا ہو اور پھر یہ کس نے کہا ہے کہ امت کے کسی حدیث کو قبول کر لینے سے اس کی سند دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی۔

اور یہ روایت تو قرآنی نصوص اور احادیث نبویہ کے صریح خلاف ہے اور پھر تمام واقعات وشواہد اس غیر اسلامی و غیر عقلی نظریئے کی تردید کرتے ہیں اس لئے کہ نبی اکرم دوسرے انسانوں کی طرح اپنے بابا عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے، اپنی والدہ آمنہ کی گود میں پلے، حلیمہ سعدیہ کا دودھ نوش فرمایا، ابوطالب کے گھر پرورش پائی، حضرت خدیجہ، عائشہ، زینب اور حفصہ رضی اللہ عنہن اور دوسری ازواج مطہرات سے شادی فرمائی، پھر مکہ مکرمہ میں آپ نے جوانی اور کھولت کے ایام گزارے، مدینہ منورہ ہجرت کی، آپ کے ہاں بیٹوں ابراہیم، قاسم، طیب طاہر اور بیٹیوں زینب، رقیہ، ام کلثوم، اور فاطمہ کی ولادت ہوئی، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر حضرت ابوسفیان آپ کے سسر تھے۔ حضرت ابوالعاص حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین آپ کے داماد تھے، حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما آپ کے چچا تھے حضرت صفیہ، اور حضرت اروی رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھیاں تھیں، اور دوسرے اعزاء واقارب تھے۔

Www.IslamicBooks.Website

ان ساری باتوں کے باوجود آپ کی بشریت اور آپ کے انسان ہونے سے انکار کس قدر عجیب اور کتنی غیر منطقی بات ہے؟

کیا مذہب اسلام اس قدر متضاد اور بعید از قیاس عقائد کا نام ہے؟

ان نظریات وعقائد کی طرف دعوت دے کر آپ غیر مسلموں کو کس طرح قائل کر سکیں گے؟

کیا یہ عقائد دین اسلام کی نشر واشاعت میں رکاوٹ نہیں بنیں گے؟

للہ کچھ تو غور کیجئے۔

دراصل بریلویت مجموعۂ جہالت ہونے کے ساتھ ساتھ اس عقیدے میں تشیع اور باطنی مذاہب سے متاثر نظر آتی ہے، عجیب وغریب تاویلات اور حلول وتناسخ کے عقائد یہودیت اور یونانی فلسفہ سے باطنی مذاہب اور پھر وہاں سے تصوف اور بریلویت کی طرف منتقل ہوئے ہیں، اب ان لوگوں کی نصوص وعبارات سنئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں:

مظہر صفات اللہ شاہ جاں نواز آمد نیست او خدا لیکن از خدا جدا ہم نیست

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

از تو حوا از تو آدم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (1) از تو پیدا دانش از تو ہویدا عرش وکرسی

تو گویا آدم وحوا جن انس، عرش وکرسی ہر چیز نور محمدی کا حصہ ہے، اس عقیدے میں باطنیت اور یونانی وغیر اسلامی فلسفہ صاف طور پر مترشح ہے۔

جناب بریلوی فرماتے ہیں:

---

(۱) دیوان دیدار علی ص ۱۴۱

Www.IslamicBooks.Website

''فرشتے آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ نے ہر چیز میرے ہی نور سے پیدا فرمائی۔ [1]

مزید لکھتے ہیں:

''مرتبہ ایجاد میں صرف ایک ذات مصطفیٰ ہے باقی سب پر اس کے عکس کا فیض، وجود مرتبۂ کون ومکان میں نور احمد آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے، اور مرتبہ تکوین میں نور احمدی آفتاب اور سارا جہاں اس کے آبگینے۔ [2]

اس عبارت کا ایک ایک لفظ پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ یہ عقیدہ یونانی فلسفے اور باطنیت سے ماخوذ ہے اور وحدۃ الوجود کی ایک صورت: اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

جناب بریلوی کی ایک اور عبارت سنئے:

''عالم، نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائے وجود میں محتاج تھا کہ وہ نہ ہوتا تو کچھ نہ بنتا یوں ہی ہر شئی اپنی بقا میں اس کی دستگر ہے آج اس کا قدم درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعتاً فنائے محض ہو جائے وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو'' [3]

اندازہ لگایئے اس قسم کے عقائد قرآنی تصورات سے کس قدر بعید ہیں، قرآن کریم کی کسی آیت میں بھی اس طرح کے باطنی تصورات اور فلسفیانہ افکار

---

(۱) صلوٰۃ الصفا بریلوی مندرجہ، مجموعۃ رسائل ج۱ ص ۳۷

(۲) ایضاً ص ۶۰

(۳) ایضاً

Www.IslamicBooks.Website

ونظریات کا وجود نہیں ہے مگر اس قسم کے عقائد کو اگر نکال لیں تو بریلویت دفعتاً ''فنائے محض'' ہو جائے۔

احمد رضا خاں صاحب بریلوی اپنے ایک اور رسالے کے خطبے میں لکھتے ہیں:

تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے تمام اشیاء سے قبل ہمارے نبی کا نور پیدا فرمایا، پھر مقام انوار آپ کے ظہور کی کرنوں سے پیدا فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوروں کے نور ہیں، تمام سورج اور چاند آپ سے روشنی حاصل کرتے ہیں، اسی لئے رب کریم نے آپ کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ اگر آپ نہ ہوتے تو سورج روشن نہ ہوتا، دن رات کی تمیز نہ ہو سکتی اور نہ ہی نمازوں کے اوقات کا پتہ چلتا'' (۱)

ملاحظہ کیجئے کس طرح لفظوں کی جادوگری کو عقائد کی بنیاد بنایا گیا ہے۔

مزید نقل کرتے ہیں:

'' آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا اور آپ نور محض تھے، جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے آپ کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ (۲)

ان کے اشعار بھی سنتے جایئے:

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا ۔۔۔ تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

---

(۱) نفی الفی عمن أنار نبورہ کل شئی بریلوی مندرجہ، مجموعہ رسائل ص ۱۹۹

(۲) ایضاً ص ۲۱۲

Www.IslamicBooks.Website

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا   تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا ۱

یعنی نہ صرف یہ کہ نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار کیا بلکہ آپ کی ساری اولاد کو نوری مخلوق قرار دے دیا۔

اس قسم کے باطنی عقائد کی وجہ سے ہی ان کے اندر عقیدہ حلول سرایت کر گیا اور اسی بناء پر یہ لوگ یہود ونصاریٰ کے عقائد کو اسلامی عقائد میں داخل کر کے دین اسلام کی تضحیک کے مرتکب ہوئے، چنانچہ بریلوی شاعر کہتا ہے:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشری صفات سے متصف ہونے کے باوجود نور ہونا کسی بھی شخص کی سمجھ میں نہیں آسکتا، چنانچہ اس نظریئے کے ناقابل فہم ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے بریلویت کے پیروکار لکھتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کی کیفیت اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمائی اور نہ ہی ہم سمجھ سکتے ہیں، بس بغیر سوچے سمجھے اسی پر ایمان لانا فرض ہے" ۲

یعنی عقل وفکر اور فہم وتدبر سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ غور وفکر کرنے سے بریلویت کی ساری عمارت منہدم ہو کر رہ جاتی ہے۔

اسے قائم رکھنے کے لئے سوچ وبچار پر پابندی ضروریات بریلویت میں سے ہے۔

---

(۱) نفی الفی عمن أنار بنورہ کل شئی بریلوی مندرجہ، مجموعہ رسائل ص ۲۲۴

(۲) من ھو احمد رضا بریلوی الہندی، شجاعت علی بریلوی ص ۳۹

Www.IslamicBooks.Website

قرآن کی صریح آیات کی تاویل کرتے ہوئے بریلوی حضرات کہتے ہیں:

(قل) کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ (بشر مثلکم) کہنے کی حضور ہی کو اجازت ہے۔ [1]

اب کون ان سے پوچھے کہ (قل) کا لفظ آیت کریمہ (قل انما الٰهکم الٰه واحد) میں بھی ہے تو کیا "خدا ایک ہے" کہنے کی اجازت بھی حضور کے سوا کسی کو نہیں؟

کہتے ہیں:

بشر کہنا کفار کا مقولہ ہے [2]

اگر یہی بات ہے تو معاذ اللہ بخاری شریف کی اس حدیث کا کیا مفہوم ہوگا جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ (حضور بشر تھے) (وہ حدیث گزر چکی ہے) اللہ تعالیٰ ہمیں ان گمراہ نظریات سے محفوظ رکھے (آمین)

مسئلہ حاضر و ناظر

گذشتہ صفحات میں گزر چکا ہے کہ بریلویت کے افکار و عقائد بعید از عقل اور عام انسان کی فہم سے بالاتر ہیں، انہیں عقائد میں سے ایک عقیدہ یہ ہے کہ متبعین بریلویت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اور

---

(۱) مواعظ نعیمیہ احمد یار گجراتی ص ۱۱۵

(۲) فتاویٰ رضویہ، بریلوی ج ۶ ص ۱۴۳، مواعظ نعیمیہ ۱۱۵

Www.IslamicBooks.Website

ایک وقت میں اپنے جسم مبارک سمیت کئی مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں۔

یہ عقیدہ نہ صرف یہ کہ کتاب وسنت کی صریح مخالفت پر مبنی ہے بلکہ عقل وخرد اور مفہوم وتدبر سے بھی عاری ہے شریعت اسلامیہ اس قسم کے بوذی اور ہندوانہ عقائد سے بالکل مبرا ومنزہ ہے۔

بریلوی حضرات عقیدہ رکھتے ہیں:

کوئی مقام اور کوئی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں۔ [1]

مزید سنئے:

''سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور نور نبوت سے یہ امر بعید نہیں کہ آن واحد میں مشرق ومغرب جنوب وشمال، تحت وفوق تمام جہات وامکنہ بعیدہ متعددہ میں سرکار اپنے وجود مقدس بعینہ یا جسم اقدس مثالی کے ساتھ تشریف فرما ہو کر اپنے مقربین کو اپنے جمال کی زیارت اور نگاہ کرم کی رحمت وبرکت سے سرفراز فرمائیں۔ [2]

یعنی آن واحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم اطہر کے ساتھ لاتعداد مقامات پر موجود ہونا امر بعید نہیں۔

یہ عقیدہ کتاب وسنت، شریعت اسلامیہ۔ فرامین الٰہیہ، ارشادات نبویہ اور عقل وفکر سے تو بعید ہے۔ ہاں امام بریلویت جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی شریعت اور ان کے خود ساختہ فلسفے میں یہ ''امر بعید'' نہ ہو تو الگ بات ہے۔

---

(۱) تسکین الخواطر فی مسألۃ الحاظر والناظر، احمد سعید کاظمی ص ۸۵

(۲) تسکین الخواطر فی مسألۃ الحاضر والناظر ص ۸۵

Www.IslamicBooks.Website

ایک اور متبع بریلویت نقل کرتے ہیں:

اولیاء اللہ ایک آن میں چند جگہ ہو سکتے ہیں اور ان کے بیک وقت چند اجسام ہو سکتے ہیں۔ [1]

یعنی جب اولیاء کرام سے یہ چیز ممکن ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں ممکن نہیں؟

حضور علیہ السلام کو دنیا میں سیر فرمانے کا اپنے صحابہ کرام کی روحوں کے ساتھ اختیار ہے، آپ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے [2]

دعویٰ اور دلیل دونوں کو ایک ساتھ ہی ذکر کر دیا گیا ہے۔

دعویٰ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ مختلف مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں، اور دلیل یہ ہے کہ بہت سے اولیاء کرام نے انہیں دیکھا ہے۔

مزید سنیئے:

اپنی امت کے اعمال میں نگاہ رکھنا، ان کے لئے گناہوں سے استغفار کرنا، ان سے دفع بلاء کی دعاء فرمانا، اطراف زمین میں آنا جانا، اس میں برکت دنیا اور اپنی امت میں کوئی صالح آدمی مرجائے تو اس کے جنازے میں جانا یہ حضور علیہ السلام کا مشغلہ ہے۔ [3]

---

(۱) جاء الحق ص ۱۵۰

(۲) ایضاً ص ۱۵۴

(۳) جاء الحق گجراتی بریلوی ص ۱۵۴

Www.IslamicBooks.Website

اب جناب احمد رضا خاں کا بزرگان کرام کے متعلق ارشاد ملاحظہ ہو:

ان سے پوچھا گیا کہ کیا اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟ تو جواب دیا:

''اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کرسکتے ہیں۔''[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نقل کرتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کریم تمام جہاں میں ہر مسلمان کے گھر میں تشریف فرما ہے۔[2]

جناب احمد رضا کے ایک پیروکار لکھتے ہیں۔

''حضور علیہ السلام کی نگاہ پاک ہر وقت عالم کے ذرّہ ذرّہ پر ہے اور نماز تلاوت قرآن پاک محفل میلاد شریف اور نعت خوانی کی مجالس میں اسی طرح صالحین کی نماز جنازہ میں خاص طور پر اپنے جسم پاک سے تشریف فرما ہوتے ہیں۔[3]

نامعلوم یہ تعلیمات وہدایات بریلوی حضرات نے کہاں سے اخذ کی ہیں؟ کتاب وسنت سے تو ان کا کوئی رشتہ اور ربط وضبط نہیں۔

بریلویت کے یہ پیروکار آگے چل کر لکھتے ہیں:

''حضور علیہ السلام نے حضرت آدم کا پیدا ہونا اور ان کی تعظیم ہونا، اور

---

(۱) ملفوظات ص ۱۱۳

(۲) خالص الاعتقاد ص ۴۰

(۳) خالص الاعتقاد ص ۱۵۶

Www.IslamicBooks.Website

خطا پر جنت سے علیحدہ ہونا، اور پھر توبہ قبول ہونا، آخر تک ان کے سارے معاملات جوان پر گزرے سب کو دیکھا ہے، اور ابلیس کی پیدائش اور جو کچھ اس پر گزرا اس کو بھی دیکھا، اور جس وقت روح محمدی کی توجہ دائمی حضرت آدم سے ہٹ گئی تب ان سے نسیان اور اس کے نتائج ہوئے۔ [1]

یعنی رسول اکرام صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں جلوہ گر ہونے سے قبل بھی (حاضرو ناظر) تھے۔

اور سنئے:

''اہل اللہ اکثر و بیشتر بحالت بیداری اپنی جسمانی آنکھوں سے حضور کے جمال مبارک کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ [2]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''اہل بصیرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران نماز میں بھی دیکھتے ہیں۔ [3]

مزید ملاحظہ ہو نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم مبارک اور روح قدس کے ساتھ زندہ ہیں، اور بےشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اطراف زمین اور ملکوت اعلیٰ میں جہاں چاہتے ہیں سیر اور تصرف فرماتے ہیں، اور حضور علیہ السلام اپنی اس ہیئت مبارکہ کے ساتھ ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز بدلی نہیں ہے، اور بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہری آنکھوں

(۱) جاء الحق ص ۱۵۵ (۲) تسکین الخواطر فی مسألۃ الحاظر وحاظر ص ۱۸

(۱) تسکین الخواطر فی مسألۃ الحاظر والناظر ص ۱۶

Www.IslamicBooks.Website

سے غائب کر دئے گئے ہیں جس طرح ملائکہ غائب کر دئے گئے ہیں، حالانکہ وہ سب اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں، جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال دکھا کر عزت و بزرگی عطا فرمانا چاہتے ہیں تو اس سے حجاب کو دور کر دیتا ہے اور وہ مقرب بندہ حضور کو اس ہیئت پر دیکھ لیتا ہے جس پر حضور واقع ہیں، اس روئیت سے کوئی چیز مانع نہیں اور رویت مثالی کی طرف کوئی امر داعی نہیں۔ [1]

جناب احمد رضا بریلوی ارشاد کرتے ہیں:

''کہ کرشن کنھیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا، فتح محمد (کسی بزرگ کا نام) اگر چند جگہ ایک وقت میں ہو گیا تعجب ہے، کیا گمان کرتے ہو کہ شیخ ایک جگہ تھے باقی جگہ مثالیں؟ حاشا: بلکہ شیخ بذات خود ہر جگہ موجود تھے اسرار باطن فہمِ ظاہر سے وراء خوض وفکر بے جا ہے۔ [2]

سبحان اللہ! دعویٰ کی دلیل میں نہ آیت نہ حدیث، دلیل یہ ہے کہ کرشن کنھیا اگر کافر ہونے کے باوجود کئی سو جگہ موجود ہو سکتا ہے تو کیا اولیائے کرام چند جگہ موجود نہیں ہو سکتے۔

ہم پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے   کچھ طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

یہ انوکھا طرز استدلال بریلویت ہی کی خصوصیت ہے۔

امام بریلویت کے اس ارشاد کو بھی ملاحظہ فرمائیں

---

(۱) تسکین الخواطر فی مسألۃ الحاظر والناظر ص ۱۸

(۲) فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۴۲ ایضاً ملفوظات ص ۱۱۴

Www.IslamicBooks.Website

اسرار باطن مفہوم ظاہر سے وراء ہیں، خوض وفکر بے جا ہے۔ ؎

یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

امام بریلویت کے ایک پیروکار رقم طراز ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے جسمانی دور تک کے تمام واقعات پر حاضر ہیں۔ [1]

بریلویت کے ان عقائد کا ذرا اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے تقابل کیجئے۔

فرمان خداوندی ہے:

وما كنت بجانب الغربى اذ قضينا الى موسى الامر وما كنت من الشاهدين۔ [2]

اور آپ (پہاڑ) کے مغربی جانب موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو احکام دیئے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے نہ تھے جو اس وقت موجود تھے۔

وما كنت ثاويا فى اهل مدين تتلوا عليهم آياتنا ولكنا مرسلين ۔ [3]

اور نہ آپ اہل مدین میں قیام پذیر تھے کہ ہماری آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنا رہے ہوں لیکن ہم آپ ہی کو رسول بنانے والے تھے۔

---

(۱) جاء الحق ص ۱۶۳

(۲) سورۃ قصص آیت ۴۴

(۳) سورۃ قصص آیت ۴۵

Www.IslamicBooks.Website

وما كنت بجانب الطور اذ نادينا ولكن رحمة من ربك لتنذر قوما ما أتاهم من نذير من قبلك لعلهم يتذكرون ـ ۱

اور نہ آپ طور کے پہلو میں اس وقت موجود تھے جب ہم نے (موسیٰ) کو آواز دی تھی لیکن اپنے پروردگا کی رحمت سے نبی بنائے گئے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کا قصہ بیان کرنے کے بعد نبی اکرم کو فرمایا:

وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايهم يكفل مريم وما كنت لديهم اذ يختصمون ـ ۲

اور آپ تو ان لوگوں کو پاس تھے نہیں اس وقت جب وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی سرپرستی کرے ،اور نہ آپ ان کے پاس اس وقت تھے جب وہ باہم اختلاف کرر ہے تھے۔

تلك من انباء الغيب نوحيها اليك ما كنت تعلمها انت ولا قومك من قبل هذا فاصبر ان العاقبة للمتقين ـ ۳

یہ (قصہ) اخبار غیب میں سے ہے ہم نے اسے وحی کے ذریعہ سے آپ تک پہونچادیا اس کو اس (بتانے) سے قبل نہ آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم سو صبر کیجئے یقیناً نیک انجامی پرہیز گاروں ہی کے لئے ہے

---

(۱) سورہ قصص آیت ۴۶
(۲) سورہ آل عمران آیت ۴۴
(۳) سورہ ہود آیت ۴۹

Www.IslamicBooks.Website

ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ اجمعوا امرهم وهم يمكرون ۲

یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور ان کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جب انہوں نے اپنا ارادہ پختہ کرلیا تھا اور وہ چالیں چل رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے مسجد الحرام سے مسجد الاقصی تک جانے کی حکایات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سبحان الذی اسریٰ بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الأقصا الذى باركنا حوله لنريه من آياتنا انه هو السميع البصير ۔ ۳

پاک ذات ہے وہ جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جن کے (اردگرد کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ ان (بندہ) کو ہم بعض اپنے عجائب (قدرت) دکھائیں بے شک سمیع وبصیر وہی اللہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الا تنصروا ه فقد نصره الله اذ اخرجه الذين كفروا ثانى اثنين اذ هما فى الغار اذ يقول

اگر تم لوگ ان کی (رسول اللہ) کی مدد نہ کروگے تو ان کی مدد تو (خود) اللہ کر چکا ہے جبکہ ان کو کافروں نے وطن سے نکال

---

(۲) سورہ یوسف آیت ۱۰۲

(۳) سورہ بنی اسرائیل آیت ۱

Www.IslamicBooks.Website

لصاحبه لاتحزن ان الله معنا ۔ (۱)

دیا تھا جب کہ دو میں سے ایک وہ تھے جب کہ غار میں (موجود) تھے۔ جبکہ وہ اپنے رفیق سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو بے شک اللہ ہم لوگوں کے ساتھ ہے۔

ولقد نصركم الله ببدر وانتم أذلّة فاتقوا الله لعلكم تشكرون ۔ (۲)

اور یقیناً! اللہ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالاں کہ تم پست تھے تو اللہ سے ڈرتے رہو عجب کیا کہ شکر گزار بن جاؤ

اذانتم بالعدوة الدنيا وهم بالعدوة القصوى والركب اسفل منكم ۔ (۳)

(یہ وہ وقت تھا) جب تم (میدان جنگ کے) نزدیک والے کنارہ پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی (جانب) کو تھا۔

لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة ۔ (۴)

بے شک اللہ خوش ہوا ان مسلمانوں پر جب کہ وہ آپ سے بیعت کر رہے تھے درخت کے نیچے۔

لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله آمنين محلقين رؤسكم ومقصرين لاتخافون ۔ (۵)

تم لوگ مسجد الحرام میں ان شاءاللہ ضرور داخل ہوگے امن وامان کے ساتھ سر منڈاتے ہوئے اور بال کتراتے ہوئے اور تمہیں اندیشہ (کسی کا بھی) نہ ہوگا۔

---

(۱) سورہ برائت آیت ۴۰ (۲) سورہ آل عمران آیت ۱۲۳ (۳) سورہ انفال آیت ۴۲
(۴) سورہ فتح آیت ۱۸ (۵) سورہ فتح آیت ۲۷

Www.IslamicBooks.Website

ان آیات کریمہ کے ساتھ ساتھ حقائق وواقعات بھی اس عقیدے کی تردید کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب حجرۂ مبارک میں تشریف فرما ہوتے تھے تو صحابہ کرام رضوان للہ علیہم اجمعین آپ کا مسجد میں انتظار فرمایا کرتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر تھے صحابہ کا مسجد میں انتظار کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

اسی طرح جب آپ مدینہ میں تھے تو حنین میں آپ کا وجود نہ تھا۔

آپ تبوک میں تھے تو آپ مدینہ میں موجود نہ تھے، اور جب عرفات میں تھے تو نہ مکہ مکرمہ میں آپ کا وجود تھا نہ مدینہ منورہ میں۔

مگر بریلوی حضرات ان تمام آیات کریمہ اور شواہد وحقائق سے پہلو تہی کرتے ہوئے عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن ہر مقام پر حاضر وناظر ہیں۔ [1]

مزید کہتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو بھی جانتے ہیں اور تمام موجودات ومخلوقات ان کے جمیع احوال کو تمام وکمال جانتے ہیں، ماضی، حال، مستقبل میں کوئی شئ کسی حال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخفی نہیں۔ [2]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کو اپنی نظر مبارک سے دیکھ رہے ہیں۔ [3]

---

(۳) تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاظر والناظر احمد سعید کاظمی ص ۵

(۱) ایضاً ص ۳۹

(۲) تسکین الخوطر فی مسئلۃ الحاظر والناظر احمد سعید کاظمی ص ۹۰

Www.IslamicBooks.Website

جناب بریلوی لکھتے ہیں:

''نبی علیہ السلام نہ کسی سے دور ہیں نہ کسی سے بے خبر۔ [1]

مزید رقم طراز ہیں:

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں، اور ان کی حالتوں نیتوں ارادوں اور دل کے خطروں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔ [2]

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم حاظر وناظر ہیں اور دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا آپ ہر چیز کا مشاہدہ فرمارہے ہیں، آپ ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ [3]

صرف انبیاء واولیاء ہی نہیں بلکہ امام بریلویت جناب احمد رضا بریلوی بھی اس صفت الٰہیہ میں ان کے شریک ہیں چنانچہ ان کے ایک پیروکار ارشاد کرتے ہیں۔

''احمد رضا آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں وہ ہماری مدد کرسکتے ہیں۔'' [4]

ہں بریلوی عقائد وافکار کہ جن کا دین ودانش سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

...ہی تو عقل وفطرت کے عین مطابق ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

---

(۱) خالص الاعتقاد ص ۳۹ (۲) ایضاً ص ۴۶

(۳) خالص الاعتقاد ص ۴۶ (۴) انوار رضا ص ۲۴۶

Www.IslamicBooks.Website

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني وسبحان الله وما انا من المشركين ۔ ۱	آپ کہہ دیجئے کہ میرا طریق یہی ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں دلیل پر قائم ہوں میں بھی اور میرے پیرو بھی اور پاک ہیں اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں
وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله ذلك وصاكم به لعلكم تتقون۔ ۲	اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے سو اسی پر چلو اور پگڈنڈیوں پر نہ چلو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے اس (سب) کا (اللہ نے) حکم دیا ہے کہ تاکہ تم متقی بن جاؤ کیا کوئی غور کرنے والا ہے کہ وہ غور وفکر کرے اور تدبر کرنے والا ہے کہ وہ تدبر کرے
افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها ۔ ۳	تو کیا لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ رہے ہیں۔

ان کے عقائد اور قرآن وحدیث کے درمیان اس قدر عظیم تضاد وتناقض کے بعد اس بات سے انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ شریعت اسلامیہ اور بریلویہ کا نقطہ نظر اور نہجِ فکر الگ الگ، اور دونوں کے مابین کسی قسم کی بھی مطابقت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وصلی اللہ علی رسولہ النبی الکریم

تمت ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ تمت

(۱) سورہ یوسف آیت ۱۰۸ (۲) سورہ انعام آیت ۱۵۴ (۳) سورہ محمد آیت ۲۴

Www.IslamicBooks.Website

منہج سلف صالحین کے فروغ کے لئے کوشاں

ہماری بعض اہم خوبصورت اور معیاری مطبوعات

₹ 50/-

Www.IslamicBooks.Website